

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

درین ایام مهینیت آوازه بخت الین و فرحت قرین نسیز نشید و سالیان ستم



از حال بن شین خاتم النبیین سید المرسلین امی نبی نبایع لوی قاط الدین صاحب بیتی

مصنف المصنف و المصنف المصنف

کتابخانه

هائی مطبوعین
شرعیہ کی چھپائی
فارسی و انگریزی
کتابت و علم اور
تعمیل و اصلاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ وجنبہ محمد وآلہ وصحباہ اجمعین

پھر محمد و صلوٰۃ کے لئے سالک راہ طریقت کے معاون کر کہ انسان کو مقصد صلی سوا ایمان کے اور کچھ نہیں۔ اس لئے کہ اس سے ہمیشگی عذاب آخرت سے چھوٹتا ہے اور دخول ابدی جنت

کا مستحق ہوتا ہے مگر کامل کرنا ایمان کا ضرور چاہیے کہ ایمان ناقص اور ضعیف کا اعتبار نہیں۔

پس ایمان کامل نہیں حاصل ہوتا۔ مگر تقویٰ اسے اور بدون تقویٰ کے راہ طریقت اور قرب

درگاہ الہی سے بھی بہرہ یاب نہیں ہوتا اگرچہ کیسا ہی دم بھرے اس لئے ہر ایک کو اختیار

کرنا تقویٰ کا لازم اور ضرور پڑا مگر نہ ایمان ضعیف اور بیمار رہے گا اور بسا اوقات اپنی جان

جائے گا۔ اور ذکر اللہ بھی کچھ فائدہ نہیں بخشے گا۔ اور راہ طریقت پر بھی کبھی سیدھا نہ پڑے گا

پس تقویٰ اور معلوم کرنا کہ تقویٰ کس کو کہتے ہیں۔ اس لئے فرض ہے جب یہ فرض ہوا تو

ضرور پڑا معلوم کرنا اس بات کا کہ کس کس چیز کی ترک سے اور کس کس چیز کے اختیار سے

تقویٰ حاصل ہوتا ہے اور کہاں کہاں یہ جاری ہوتا ہے اس واسطے یہ رسالہ مختصر تقویٰ کے

بیان میں لکھا گیا اور ہندو صاف زبان میں اسکو بیان کیا تا مسلمان غلام بھی اس فہم

سے بے نصیب نہ رہیں اور نام اسکا تحفۃ المتقین رکھا۔ اس میں ایک مقدمہ اور نو باب

ہیں۔ مقدمہ معنی اور فرضیت تقویٰ کے بیان میں۔ اس میں دو

فصل ہیں فصل اول سے تقویٰ کے بیان میں تقویٰ کیا ہے اللہ سے ڈرنا۔ پھر پچاس

کھان اشعار سے کہ اختیار کرنا انکا سبب عذاب آخرت کا ہووے

فصل دوسری

قطع

دو تہا ہوں میں ہرگز بھی تو منزل پہ نہ پہنچے
میت چھوڑنا بس قافلہ اور کچ بھی نہ چلنا
زہ بھی مخالف جو توجہ سے چلے گا
قزاق بھی پیچھے ہے تو جب گھر سے چلے گا

باب پہلا اول کی آفتوں کے بیان میں

وہ ساتھ ہیں جب دل کو اسے بچائے گا اور اسے مقابل چیزوں اور ضدوں کو اختیار کرے گا تو
صاحب قلب سلیم کا ہو گا قیامت میں کوئی چیز کام نہ آوے گی مگر قلب سلیم یعنی ہر خرابی اور آفت سے
پاک (قولہ تعالیٰ) یوم لا نفع مال ولا بنون۔ الامن اتی البدر لقلب سلیم۔ یعنی روز قیامت ایسا
روز ہے کہ نہ مال کام آوے گا نہ اولاد مگر وہ شخص کہ ملے گا اللہ تعالیٰ سے سلامت دل سے پس
اول ہم ان آفتوں کا بیان کریں گے پھر ہر ایک آفت کی ضد اور مقابل چیز کی خبر دیں گے خبر دہم ملے
سالک راہ طریقت کے چھوڑ دے ان آفتوں کو اور اختیار کرے کہ مقابل چیزوں اور ضدوں کو
جب تو صاحب طریقت ہو گا وہ محض دعویٰ جھوٹا ہے اور اللہ تو فوق نیک شے والا ہے ہر کو
اور تم کو اول سب سے بڑی آفت اور خرابی دل کی کھرب ہے یعنی نہ ایمان لانا اللہ اور رسول اور ضروری
حکموں پر ایسے شخص کا کہ لایق ہے اس کو ایمان لانا یعنی عاقل مانع ہے۔ یہ کھرب بڑی بلا ہے
اور سبب ہے ہمیشہ رہنے و زرخ کا اور مقابل اسکے ایمان ہے یعنی مان لینا اور سچ جاننا
سے ان سب چیزوں کا کہ فرمایا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور یہ وسیلہ ہے
کا اور ہمیشہ کے عذاب سے بچنے کا **دوسرا کھرب** یعنی بے علمی ضروری باتوں
دین سے۔ اور مقابل اسکے علم ہے یعنی جاننا ضروری باتوں میں کیا فرض ہے ہر شخص کو بقدر
حاجت کے تیسرے۔ **حب ریاست** یعنی دنیا کی بڑائی اور شہرت کا چاؤ واسطے
حصول مرادات نفس کے یہ حرام ہے۔ اور مقابل اس کا حب خول ہے یعنی گناہی کا چاؤ و بینہ نیت
اولیٰ اور فائدہ مند ہے۔ **چوتھے خوف** یعنی لوگوں کے برا کہنے کا ڈر یا سچو میں

حب مرح یعنی لوگوں کے بھلا کرنے کا چاہنا اور مقابل ان دونوں کا استوار ہے یعنی برابر
 جاننا اور اچھا کرنے مخلوق کو یہ بڑی استقامت اور خوبی کی بات ہے۔ **خچے** یعنی
 بدعت یعنی بے سند شریعت کے کسی چیز کو اچھی بڑی شہرنا یہ بڑی آفت ہے دین میں
 اکثر کھڑے بھی پہنچا دیتی ہے اور مقابل اسکے اعتقاد اہل سنت والجماعت اور یہی طریقہ ہے بزرگ
 دین کا اور اسی سے منزل مقصود کو سب پہنچے ہیں **میت**

جو مستقیم طریقے سے کج لگا چلے ۶ | چلا وہ راہ جسم کی آگ میں جلے

ساتویں - اتباع ہوا یعنی خواہش نفس کے تابع ہونا شریعت کے یہہ سے ہر آفت
 کا اور اسی سے ہر گناہ کا ہمتہ ہاتھ لگتا ہے۔ بجاوے اللہ تعالیٰ اسکی اطاعت سے اور اپنے
 اپنے حبیب کی اطاعت میں رکھے اور مقابل اسکے مجاہدہ ہے۔ صاحب طریقت کو لازم ہے کہ
 مجاہدہ میں مشغول رہے یعنی نفس کی مخالفت میں کوشش کرتا رہے جب صاحب طریقت ہوا
اکھویں - تعلیل۔ یعنی بے سوچے سے ہر کیسے طریقے کو بند کر کے اختیار کرنا
 اچھا برا نہ سوچنا اور مقابل اسکے تحقیق ہے **نویں**۔ یہ یا لوگوں کے دکھانے کی نیت سے
 عبادت کرنا نہ اللہ تعالیٰ کے فاسطے یہ شریعت میں شرک خفی کہلاتا ہے۔ اور ضد اسکی اخلاص
 ہے۔ یہ اخلاص جڑ ہے۔ ہر عبادت کی اور شرط ہے ہر عبادت کی بدول اخلاص کے کوئی عبادت
 مقبول نہیں۔ **دسویں - اہل** یعنی بھروسہ سازندگانی پر کرنا اور دیکھنے کے مرنے اور لانے یہ
 حرام ہے۔ اور ضد اسکی قصر الی ہے اور مذکور موت چاشنی ہے۔ قوام عبادت کی اور بڑا تو شہ
 ہے سفر آخرت کا گیارہویں۔ **طمع** یعنی لذتوں دنیاوی کا لالچ کرنا یہ حرام ہے اور ضد اسکی
 تفویض ہے یعنی اللہ تعالیٰ کو سونپنا کل اپنے مطالب اور حاجات کو بارہویں۔ **یکم** یعنی
 اپنے کو بڑا سمجھنا دوسرے سے یکسر نہایت عبادت ہے اور بڑی خراب خصلت ہے۔ یکسر کفر کو
 بھی پہنچاتا ہے اور ضد اسکی تواضع ہے۔ تواضع نہایت خوب خصلت ہے طریقہ ہے انبیاء و صلحاء
 اور پیار کا۔ **تیرہویں - تذلل**۔ یعنی ہر کیسے آگے ذلیل اور عاجز نہنالا لالچ دنیاوی سے

حرام ہے بلکہ مقابل اسکے یہ ہے کہ عزت اور آبرو سے کہے۔ البتہ ہر کسی سے نرمی اور مہلک طرداری سے پیش آئے نہ اتنا کہ ذلیل بن جائے اور حقیر۔

قطع

نہ کھینچ لینے کو اتنا کہ جگہ وحشی کہیں
نہ چاہوسی ہو ایسی حقیقہ ہو جس میں
طبع فکر کو اسی سے حقیر ہے بس تو
خدا کو رزق رساں جان عیسٰی سے

چو وہ صوہیں عجب اپنے اپنی بھلائی پر گنہگار اور اللہ تعالیٰ کی توفیق سے سمجھنا یہ غر
نہایت بد ہے جرئت اور کفر کی ہے اور ضد اسکی ذکر منت ہے یعنی احسان اپنے مولا کا سمجھنا
کنہ کی کی توفیق بنجاوٹے دی اور جو کام نیک کرتا ہوں اُسی کی مدد سے ہے نہ میری کوشش سے

قطع

سمجھ نہ آئیں تو کچھ اپنی خوبی لے غافل
کہ بارگاہ ملک میں داخل ہوا محکو
بھی سمجھ کہ غایت ہے مجھپہ اُس شہ کی
کہ خدمت اپنی کا رتبہ فرادیا محکو

پتہ نہ ہویں جس دینے کسی لائق ملے کو خوش دیکھ کر جلنا اور چاہنا کہ یہ خوشی اسکے
پاس نہ رہے پس اگر اسکے حق میں کوئی فعل موافق حد کے اس سے پیدا ہوا تو یہ حد
حرام ہے۔ بالاتفاق حدیث میں آیا ہے کہ حد نیکوں کو ایسا جلانا ہے جیسا اگ جلاتی ہے
خشک لکڑیوں کو۔ اور ضد اسکی نصیحت ہے یعنی بہتری چاہنا لیاقت مند کے لئے اور یہ
داجب ہے اور نالائق کو خوش دیکھ کر جلنا حد نہیں بلکہ عین مصلحت ہے۔ مگر حتی المقدور

اس سے بچے کہ شاید وہ شخص لائق والا ہوا درپہ اپنی دشمنی سے اُس کو نالائق ثابت کرتا ہو اور
اسی دھوکے میں مارا جاوے سو ہو ہیں حقہ یعنی ناحق کسی سے کینہ اور نفرت رکھنا اور
ارادہ رکھنا بدی پہنچانے کا یہ حد حرام ہے اور مقابل اسکے سلامتی صدر ہے یعنی صاف دل رکھنا
ستر خصوصاً شہادت یعنی خوش ہونا کسی اچھے پر بلا کرنے سے اور مقابل اسکے دعا بخیر
سے اٹھنا ہو ہیں۔ عدوت یعنی دشمنی کرنا اور بولنا چھوڑ دینا مسلمان عادل سے یہ بات

اگر سخت گناہ ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں بخشا جائیگا۔ یہ شخص جب تک
 اس سے باز نہ آئے گا اور مقابل اسکے محبت ہے یعنی آپس میں سلوک سے رہنا ایسیویں
 جین یعنی نامردگی۔ اور دل سے جوش نہ انا۔ خلاف شریعت باتوں پر یہ عادت نہایت بد ہے
 پیدا ہوتی ہے۔ اس سے بے غری اور بھائی اور سستی دین میں اور مقابل اسکے شجاعت سے
 بیسیویں۔ تہور یعنی جلیانہ دیکھنا اور تیزی اور غصہ کر ٹھینا۔ یہ صفت بہت خراب ہے۔ پیدا
 ہوتا ہے اس سے ظلم اور سخت دلی اور کلمات کفر بھی اس سے نکلی جاتے ہیں اور ضد اسکی حکم جو اسکے لئے
 نلج ہیں اور اسکے بہت فائے ہیں ایکسیویں۔ غدر یعنی اچھی بات کا عہد ماند مکر توڑنا مذہب حرام
 ہے اور اسکی حفظ عہد واجب ہے یا یکسیویں۔ خیانت یعنی کسی کا حق اور کرنا ارادہ نہ کرنا
 خیانت حرام ہے۔ تیسویں خلاف وعدہ۔ یعنی وعدہ کے خلاف کرنا۔ اگر پہلے ہی وعدہ
 کرتے وقت ارادہ تھا کہ کرنا تھا تو حرام ہے بالاتفاق اور اگر یہ صورت نہ تھی بلکہ وعدہ کئے
 وقت ارادہ تھا کہ اسکو پورا کروں گا مگر پھر نہ کیا تو اس میں خلاف ہے۔ بعضوں نے لکھا ہے
 کہ گنہگار ہوگا اور بعضوں نے فرمایا ہے کہ گنہگار نہیں ہوگا مگر خوب اور پاک ہونے کا وسیلہ
 یہی ہے کہ وعدہ کو پورا کرے ورنہ خوف ہے غلبہ آخرت کا اور ضد خلاف وعدہ کی ایفاء وعدہ ہے
 ایک قول پر مستحب ہے۔ چوبیسویں۔ سو اظن۔ یعنی بدگمانی کرنا اللہ تعالیٰ پر اور مومنوں
 پر سو اظن حرام ہے اور ضد اسکی حسن الظن اللہ تعالیٰ سے واجب ہے اور مومنوں سے مستحب
 ہے چکیسیویں طیرہ سون لیمینا یعنی کسی چیز کو خس سمجھنا بہہ حرام ہے اور ضد اسکی قال
 مستحب ہے۔ مراد قال سے یہ ہے کہ کسی چیز میں سے نیک مطلب اور مبارکباد کی حاصل کرنا
 مذہم کہ کتاب کھول کے انہیں سے کچھ دیکھنا جو کچھ نکلے بدیا نیک اسپر یقین کرنا اور عامل اسی پر
 ہونا اسکا نام شریعت میں فال نہیں بلکہ ایک شاخ ہے کجانت کی اور بالاتفاق نادرست اور حرام
 ہے بلکہ اگر یقین کامل اس پر رکھے تو ضرر ایمان کا ہوتا ہے۔ اکثر جمال انہیں مبتلا ہیں الحیافہ
 اب اللہ تعالیٰ

ابیات

خدا پر کر تو بھروسہ ماری ہے نافع و مضار
لکھے پر روز ازل کے یقین کو رکھ کاٹل
دوا ہو زہر ہو یا ہر تفتنگ یا شمشیر
ولیکہ جس میں یقینی ہو خوف نقصاں کا
خیال پہ بنیا داسنے دیں کی نہ دھر

نظر تو ہم باطل پہ کچھ نہ کر شنیدار
پناہ رب خلاق کی سب کو ہے حاصل
بدوں حکم خدا کچھ نہیں نہ کچھ تاثیر
تو اس سے شرع میں لازم ہے بخاطر بچنا
خراب اسمیں پھر لگا تو جا بجا در در

پہ چھبیسویں۔ بخل یعنی جس جا خرچنے کا حکم ہو وہاں دل رکھنا اور نہ خرچنا سنا
اسراف۔ یعنی جس جا نہ خرچنے کا حکم ہو وہاں دل سے خرچنا۔ یہ دونوں بخل و اسراف حرام
قطع ہیں۔ اور خدا ان دونوں کی وسط ہے یعنی دونوں کے بیچ میں چلنا اور اگر میلان سخاوت
سے رکے تو ادلی ہے اور سخاوت نام ہے کچھ زیادہ واجب سے خرچنے کا ثواب کی نیت سے
اٹھا بیسویں حب المال۔ یعنی دنیا کے مزے کے لئے محبت مال کی رکھنا اگر وہ
مزا دنیا کا حرام ہے تو یہ چاؤ مال کا بھی حرام ہے۔ اور اگر وہ مزا حلال چیزوں میں سے ہے جیسے
چار عورتیں اور اچھی پوشاک۔ اچھی خوراک اور میوے تو بھی یہ چاؤ مکروہ ہے۔ اس لئے کہ حرام میں
پڑ جانے کا بھی خطرہ ہے۔ اور خدا اسکی غنا ہے۔ یہ عجیب چیز اور نہایت خوب خصلت ہے جس کا
دل غنی ہے۔ وہ عزت دار ہے دنیا اور آخرت میں تیسویں حب دنیا یعنی دنیا کے مزے
کی محبت رکھنی اگر وہ مزا حرام ہے تو چاؤ اسکا بھی حرام ہے اور جو وہ مزا حلال ہے تو بھی چاؤ اس
کا مکروہ ہے اچھا نہیں اور خدا حب دنیا کی دہر ہے۔ یہ خوب چیز ہے بڑے بے فکری حاصل ہوتی ہے
اس سے تیسویں۔ حرص یعنی حد سے زیادہ نعمت دنیاوی کا شوق رکھنا یہ جڑ ہے
خرابی اور محتاجی کی اور اس سے مشغول ہوتا ہے آدمی دنیا میں اور بے پروا ہوتا ہے آخرت سے
چاؤ ابالندہ اور خدا حرص کی قناعت ہے بڑی دولت ہے دنیا اور دین کی۔ اور سب سے
عزت اور چین کا دنیا میں۔

قناعت کر رہی ہے سب سے خوشتر
قناعت ہے یہی سمجھو ہے کافی
دارج کی بہشتوں میں ہے توقیر
خدا واحد کو رکھ دس اپنا معبود
لکھا ہے جو وہی پاؤں گائے یار
قناعت کرنے کو یہ عمر باطل
کبھی راضی نہوگا اُس سے مولا

نہ پھر تو حرص سے دنیا میں دروہ
جو تھوڑے کو تو سمجھے خوب دانی
قناعت کر کہ ہے دنیا میں توقیر
نہ کر ہر ایک کو تو اپنا سجد
اگر برسوں پھرے گا کو بکو خواہ
تو پھر کیوں در بدر پھرتا ہے غافل
نصیب اپنے سے جو راضی نہ ہوگا

الستیسویں سفقہ یعنی نادانی اور ضعف عقل اس بیماری سے دنیا اور دین کی ہوشیاری اور حکمت سے کہ بڑی نعمت ہے محروم نہ جاتا ہے (قولہ تعالیٰ) ومن یؤتی الحکمتہ فقد اوتی خیرا کثیرا یعنی جس شخص کو دی گئی حکمت اور ہوشیاری پس دی گئی اسکو بڑی بھلائی اور علاج اس بیماری کا نہایت مشکل ہے۔ مگر صحت عاقلان دین کی اگر اختیار کرے تو اغلب کہ کچھ فائدہ ہو جاوے۔ اور ضد سفقہ کی دُشمن ہے یعنی سمجھ اور ہوشیاری۔

تیسویں ربطا لیت یعنی کام کرنے کو دل نہ پارسنا اور توضیح اوقات کرنا۔ یہ عیب میں ہو وہ بڑا ناکارہ آدمی ہے۔ پناہ مانگی ہے اُس سے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ مثل پتھر کے ہے جسم میں کامل وجودی ہو اور یہ شخص حکمت کا باطل کر لے والا ہے اور مقابل اسے سچی ہے یعنی کوشش ہر کام میں تیسویں ربطا لیت یعنی کام میں جلدی کرنا سوچے نہ کرنا یہ بڑی اہمیت ہے ایسے شخص کا کوئی کام انجام کو نہیں پہنچتا اور ضد اسکی نانا ہے چوتھ تیسویں تسویف یعنی جو کام آج کرنے کا ہے۔ اسکو کل پر ہرانا یہ عادت نہایت بد ہے ایسا شخص بڑا نقصان اٹھاتا ہے اور اپنے مطلب کو نہیں پہنچتا اور کمال میں ہی رہتا ہے اور ضد اسکی شاعت ہے یعنی بعد سامان درست ہونے سے اچھے

اچھے کام میں میرے کرنا پستیسویں۔ فطاطت یعنی سخت لی اور میری کرنا۔ یہ عادت اور
 بد ہے کہ اس عادت والے سے ہر کوئی گھبراتا ہے اور ایسی عادت والا سختی عذاب الہی کا ہوتا ہے اور
 خدا کی لعین ہے یعنی رحمت اور شفقت مخلوق پر کرنی چھتیسویں۔ وقاحت یعنی شوخی
 اور بیجا بی کرنا اور بدی کرتے وقت نہ خدا تعالیٰ سے اور نہ مخلوق چہنا اور خدا کی حیا ہے یعنی ہر
 کرنے وقت نفس کو روکنا اور بدی نہ کرنی دنیا خیال حضور صوری خدا تعالیٰ سے اور کبھی مخلوق
 سے لاج کرنے کو بھی حیا کہتے ہیں جیسے کہ وہ لاج ایسے کام سے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی
 بد ہے اور مولیٰ یا کی بھی نہیں ہے۔ نہیں تو ہر دی یا یا بھلائی جاوے گی۔ مگر اعلیٰ درجہ حیا کا وہی
 ہے کہ اللہ تعالیٰ حاضر و ناظر سے حیا رکھے اور یہ حیا عجیب اور خوب عادت ہی بڑی شاخ ہے۔
 درخت ایمان کی بدولت اسکے ایمان گویا درخت بے شاخ ہے۔ سیشتیسویں۔ چرخ یعنی مصیبت
 میں شکایت اور بے قراری کرنا اور تکلیف کے وقت بودا ہو جانا اور خدا کی جہنم ہے۔ جہنم خوب
 خلق ہے۔ اصل ہر عبادت کی اور گناہ سے بچنے کا رستہ بھی یہی ہے اور جہنم والے کو بد راج
 ہے شمار آخرت میں ہاتھ لگیں گے۔

ابیات

مصیبت میں تو بے قراری نہ کر	شکایت کے رستہ میں مت کر گزر
توڑہ ماصاب کی آیت ذرا	بلا بھی نہیں جو بحکم خدا ہے

(قولہ تعالیٰ) ماصاب من مصیبتہ الا باذن اللہ یعنی نہیں آگئی سختی مگر حکم خدا سے

گلاتا ہے کھولت میں اپنی جان	نہیں چیز نقصان کا اسمیں گمان
صبر و جہد کے پیشہ کو اختیار	ہے جو ترا حامی پروردگار
دو چنداں فوائد ہوں نقصان ہو لیک	نصیباً موائے کس کا ہے نیک
لقب صابروں کا ہوا مہتر	سنا ہے قرآن میں وہ بیچکوں

(قولہ تعالیٰ) وادلک ہم المہتدون۔ یعنی صابر لوگ سیدھے رستے پر ہیں۔

ابیات

صبری کے گلشن میں کی جس نے سیر	حوادث کے کانٹوں سے نکلا بھیر
نہیں بچے کوئی دنیا میں پاک	سبھی کا ہے اہیں گریبان چاک
صبری کو کراختیار لے پسر	کہ دنیا و ثقیلا میں ہے خوب تر
جو مولا سے اپنے کوئی دل فگار	بیان مصیبت کرے زار زار
ادب بھی وہ شخص ہو بہرہ ور	قیاس اسکو بے صبر ایجاں نہ کر
دراغم سے بس اس کے آنسو بہیں	نہ لایق ہے بے صبر اس کو کہیں

اگر تم سوچیں۔ کھڑاں نعمت یعنی نعمتیں خدا کی یاد نہ کرنا اور خدا کی شکر لے نہ لیا یہ
 سخط یعنی اپنی مراد نہ ہونے پر جھنجھانا اور تقدیر پر راضی نہ رہنا ایسا آدمی خود بخود اپنے کو اگر
 میں جلاتا ہے اور جھونجھل کی بھول میں جھللاتا ہے۔ اور کچھ فائدہ نہیں اٹھاتا۔ چاہیے کہ اس
 خصلت بد کو چھوڑ دے اور خدا کی رضا و تسلیم اختیار کرے یعنی خوش رہنا ہر حال میں
 اور فرما نبرداری مولا میں مشغول رہنا اور کسی بات پر خدا سے الجھنے سے چون و چرا نہ کرنا یہ
 خاص بندوں کا رتبہ ہے پد

ابیات

تختی رہ اپنے مولا سے بہر حال	اسی کا ہے سبھی یہ جان اور مال
تری کجائاب ہے چون و چرا کی	تجھے کیا آگہی اُس بارگاہ کی
جوشان ایزدی سے کچھ عیاں ہو	تو سجان الملک در دزبان ہو
زن و فرزند سب سبب ساماں	بتہ ہو جائیں خالی ہوئے داماں
خوشی کا بھول جائے غم سے تو اسم	جلے یا ہو دے قتلے قتلے یہ جسم
جنین پر چین نہ آوے جب بھی بال	پے بیٹھا رہے تسلیم کی سہل
یہی ہے خاص لوگوں کا سروکار	خلیل اللہ کو آتش ہے گلزار

یہی کا ہے بیچ الدین اسرار | حبیب اللہ کو بس ہے یہی کا
 پیالیسویں - تخلیق یعنی اسباب کو سوچنا اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ نہ کرنا اور ضد اسکی
 توکل ہے ۔

قطعہ

لے جان کسو پر بھیجہ بھروسہ نہ کرنا | مشکل کی گرہ کو کوئی کھولے گا بہ آسان
 سامان پہ اپنے نہ ذرا تیجہ لگانا | بس میرے سامان کا وہ مالک سبحان

اگتا لیسویں - حب الفسقہ یعنی بدوں سے محبت رکھنی اور ضد اسکی بغض فی اللہ
 ہے یعنی ہر بد سے دل میں بغض رکھنا اس واسطے کہ یہ مافران ہے اپنے مولا کا نہ کسی اور لحاظ
 دنیاوی سے پیالیسویں - بغض العلماء و الصالحین یعنی عالموں اور اچھے لوگوں
 سے دشمنی رکھنی اور ضد اسکی حب فی اللہ ہے یعنی اچھے لوگوں سے اپنے مولا کا مطیع جانکر
 محبت رکھنی پیالیسویں - من یعنی اللہ تعالیٰ کے غضب سے نہ ڈرنا - یہ نہایت جھلک
 ہے کہ اس سے بدی پر دلیر ہو جاتا ہے اور ضد اسکی خوف الہی ہے خوف وسیلہ نجات آخرت
 کا ہے اور ثواب ہے - یہ اتفاقا کہ چو الیسویں - یاس یعنی خدا تعالیٰ کی رحمت سے ناپید
 ہونا اور ضد اسکی رجا ہے پیٹنا لیسویں - حزن یعنی دنیا کی چیز جانے نہنے سے ہمت
 فکر کرنا چھیا لیسویں - خوف یعنی اسی ڈر میں رہنا کہ کہیں کوئی رنج دنیا کا نہ آگے
 اور بھی تک خوش ہے - فکر آئندہ سے اپنے کو فکر میں ڈالتا ہے - یہ دونوں نہایت بد عادتیں ہیں
 سالک کو چاہئے کہ دنیا کی فکر کو کچھ فکر نہ سمجھے اور اسکے پیچھے اپنے تمیں خوار نہ کرے اور مقابل
 دونوں کے مساوات اختیار کرے یعنی ہونے نہ ہونے سامان دنیا کو برابر سمجھے - پھر خوف
 اور حزن دونوں سے پاک رہے گا ۔

ابیات

دنیا اک سرسبز رنگار | ظاہر اکیا خوب ہے اس میں بہار ۔

نرم دلش اور بساط بے نظیر
صحت یاران و پیش جاوداں
لے پسر سب کو تصور کر سرب
آیت انا جملنا بر ملا

گلشن خوش اور ہوا سے پذیر
روز و شب ہم دوشی سیمیناں
ہے یہ تیرے آزمائش کا حسا
ما علی الارض کو با زینت کہا

(قوله تعالى) انا جملنا ما علی الارض زینۃ لہا البسولہم اہم حسن علماء لیجئے بیشک ہم نے
بنائی جو چیز زمین پر ہے زیور اسکا تو آزمائیں ہم لوگوں کو کونسا اچھے عمل والا ہے

تاکہ دیکھیں تم میں سے بس کونسا
جس نے اُس دھوکے کو سمجھا اہل یار
دی ہے رب نے اسکی قرآن میں مثال

غافل و ہوشیار دھوکے سے بچا
جا بچھنسا وہ دامن میں شیطان کے خواہ
جیسے سبزہ کا ہے ساون میں خیال

(قوله تعالى) و ضرب ہم مثل الحیوۃ الدنیا کمرا انزلناہ من السماء فاختلطہم نبات الارض
فاصبح ہشیما تذوق الروح الراح اور بیان کرتا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے لئے مثال
زندگانی دنیا کی جیسے پانی کہ برساتے ہیں ہم اُسکو آسمان سے پھر نجات دیتے ہیں اُس سے ادا
زمین کے پھر ہو جاتے ہیں وہ بکھرے ہوئے کہ اڑا لیجاتی ہیں اُسکو ہوائیں چند روزوں میں
دہ کہ اُنکی بات ہے نبی (قوله تعالى) المال و البنون زینۃ الحیوۃ الدنیا و الباقیات احسن
خیر عند ربک ثوابا و خیر المالا اور ادا دیر ہے زندگانی دنیا کا اور باقی رہنے والی نیکیاں ہیں
اِس سے تیرے رب کے نزدیک ثواب میں اور بہتر ہیں امیدواری میں

ابیات

بس بڑا حق ہے اور ناداں ہے تو
دبیر ناساز گار ہے وفا
با وفا اور سب ہیں یختا و لربا
چھوڑ دے اُس جو فاکہ جتو

فکر دنیا میں عجب فطان ہے تو
اسکی الفت میں ہوا تو مستلا
اُس سے کچھ مطلب نہیں تجھ کو ذرا
یچوں عبت ہے خاک بیزان کچھ

بیوفا سے تودنا کا دم نہ بھرا ہجر سے لٹکے نہ ہو تو بے قرار طالب بولا ہو حاصل کر فرغ	محنت اپنی راگیاں ضائع نہ کر آئے یا جلے نہ رکھ تو اس سے کار چھوٹ جائے تہہ سے اس دنیا کا رخ
<p>سینٹا ایسویس بخش یعنی ذہان بازی کرنا سو ڈھیر میں یہ طرم ہے اور ضد اسکی علامت ہے یعنی آگاہ کرنا اڑتا ایسویس بھٹنہ یعنی ایسی تدبیریں سوچنا کہ لوگ اس سے خرابی میں پڑیں اور ضد اسکی اصلاح ہے یعنی خرابی میں پڑے ہوئے لوگوں کو درست کرنا اڑتا ایسویس مدار ہمت دین میں ضعیفی اور سستی کرنا اور نصیحت کرنے سے رخ چرانا یہ طرم ہے اور ضد اسکی صلابت ہے یعنی مضبوط رہنا دین کے کاموں میں پچا سویں۔ انس یعنی آدمیوں سے ملاپ رکھنا اور یاروں کی جدائی سے گھبرانا اور مقابلہ اس کے بتل ہے اور انس بالسر ہے یعنی ہر ایک سے رشتہ الفت کا کاٹنے کے لیے مولا کی طرف رجوع کرنا اور انسی سے انس رکھنا۔ آئندہ کوئی ملوانہ ملو بلکہ اس زمانہ کی مجالس اور ٹیٹھکوں سے احتراز واجب ہے اسلئے کہ سوا وہیات کئے دہاں اور کچھ نہیں تہہ پر تہہ سیاہی کی دل پر چڑھتی ہے اور ندامت و کے سوا اور کچھ منفعت نہیں ہے</p>	<p>ایات</p>

ایات

ادھر کو آکھاں پھر تلے بیباک یہی ہے رات دن تجکو تمست لباس فاخرانہ ہو بدن میں ہر اک جانب سے ہو باغین دا کچی اس عیش میں یہ عمر ساری تیرا یہ فکر ہے لے یار باطل کوئی دن کی ہے یہ گرمی محفل	ہر اک سے واہ الفت میں ہے چالاک کہ ہو وئے گرم بازار تو لا حضور ہم نشیناں انجمن میں حکایات عجائب کا ہو چرچا یہاں اک دن گزری مجھ پہاری پڑا ہے چرخ کی گردش ہے غافل تری تو خاص ہے نہ کہ منزل
--	---

فرشتے اور اعمال انجمن ہے
کہاں وہ ہنشینان زمانہ
کہاں وہ دست اور ہاں کے کاکل
کہیں منکر بھیرا کے سب پر
کلام اسحا یہی ہے غور تو بھر
کہاں وہ گفتگو ہائے غرائب
عجائب مجازی سے ہو بیزار
مصیبت میں سدا ہیں وہ دعا باز
یو و البحر م ہے اُسکا ہمزاد

وہاں بستر ہے یا پوشش کفن ہے
کہاں وہ جامہ ہائے فاخرانہ
کہاں وہ بزم اور ساقی کہاں مل
سوال رب سلام پیسہ
خطا جس کہوں اوساں کے برادر
کہاں پھر وہ حکایات عجائب
خرد سے چٹکتے ہیں کچھ مہر کا
کہ میں بے وقت خوش میں یا سدا
نظر المہر کا تو روز کر یاد دہ

(قولہ تعالیٰ) یوم یقر المرء من اخیہ و امہ وابیہ وصاحبۃ و بنتہ یعنی یاد کر اس روز کو کہ
بھلا کے گام و اپنے بہائی سے اور اپنی ماں سے اور اپنے باپ سے اور اپنی عورت سے اور
اپنی اولاد سے (قولہ تعالیٰ) یو و البحر م لویقندی من غلاب یومذہبتیہ وصاحبۃ و بنتہ
و تفصیلہ الی توویہ من فی الارض جمیعاً تم سنجینہ کلام یعنی چاہیگا گنہگار اگر ہو سکے تو بدلہ
میں دیدوں غلاب اس دن کے سے اپنی اولاد کو اور اپنی جوڑ کو اور اپنے کہنے قبیلے کو جس میں
رہتا تھا اور ہر اس شخص کو کہ زمین میں ہے سب کو پھر کہیں بچ جاؤں ہرگز نہوگی نہ بات

ابیات

ہر اک سے دم نہ بھر تو دوستی کا
وہاں کوئی نہ کام آئیگا با حسم
پدر کسکے اور سہ کون نامور
بچوں میں کاش رکھ دوں بیکار گے
بس انس ظاہری کا چھوڑ حجاب

مرد اس سے کہ لے غافل بہ ہوش
یہاں بہرتے ہیں جو اخلاص کا دم
برادر سے وہاں بھلا کے برادر
زن و فرزند سے بھی مرد بھلا گے
جو باور ہے تجھے یہ حشر کا حال

<p>لگن دل کی لگا اپنی خدا سے وہی ہے بیکسوں کا یار ہمد وہی ہے ہر شا جاتی کا ہمد وہی ہے دستگیر روز محنت اُنہیکے فضل سے آسان ہے ہر کار سوا اللہ کے سب سے ہیں طبل نہ بھڑکے سوا تو م کسی کا اسی کی یاد میں ہر موز باں کر اطاعت کر اسی کا نام ہے یاد یہاں تک جان ہو اُسکی رہیں یہاں نرا عقبہ کی نعمت کا اٹھاوے</p>	<p>اٹھا دل کو الگ سب ماسوا سے وہی رکھتا ہے نہ خیم ولیہ مرہم وہی ہر مضطر بیل کا دمساز وہی شکوہ انیس کچھ خلوت وہی دونوں جہاں میں ہے مددگار نہیں وصف بقا کا کوئی قاتل کیسے ورنہ جا ہو رہ اُسی کا ہمیں صرف بس تن اور جان کر بجالا حکم کو اور خوب سے دار اُسکے دھیان میں نکلے تری جان تب اُسکے اُنس کا تو لطف پائے</p>
--	---

اکاؤنِ محنت یعنی ہلکان اور چھجھور اپن کرنا یہ ایسی بیماری ہے کہ اسکا بپا سب کی ہوش
 میں حقیر ہوتا ہے اور ہر اور اسکا کچھ سمجھوں۔ ہاتھ پیر کی حرکات سے ہوتا ہے اور ضد اسکی قفار
 ہے یعنی بھاری بھر کم رہنا پاؤں۔ مگر پھر یہ یعنی حق کو حق جانکر انکار کرنا۔ یہ مرض نہایت
 شدید بھی سب سے ہر خرابی کا بلکہ کفر کا اور مقابل اسکے متابعت حق ہے ترپن۔ ٹھہر دینے
 حق بات کو نہ انا اور مقابل اسکا قبول الغلط یعنی نصیحت ماننا چوں صلف یعنی شیعہ گمانی
 اور ظاہر کو مخالف باطن کی ظاہر کرنا اس مرض سے پیدا ہوتا ہے۔ اتفاق اور مقابل اسکے عدم اختیار
 ہے یعنی آپکو پاک نہ کہنا چھپن۔ اتفاق یعنی ظاہر باطن ایک نہ کہنا اور مقابل اسکے صدق ہے

قطعہ

زباں اور دل جو ایک ہو دین تو دیکھو پھر مڑا گیا
 عصائے رستی لیچل بیب پہلا تو پتا کیا ہے

دل ایک رنگ تو ہو جا دو رنگی میں بھلا کیا ہے
 محنت میں جو تو چلے رہو ثبات قدم ایدل

چلا ایس درک اسفل کو کہ وجہ ہے تہ کائنات

اٹھکا انا پھر نہیں لگتا سوا اسکے سزا کیلئے

(قولہ تعالیٰ) ان المناقضین فی الدرک الاسفل من النار ولم تجد لم نصیر لہ یعنی تحقیق منافق کو ہوں گے بچے درجہ اک کے میں اور ہرگز نہ پائے گا تو کچھ لئے کوئی مددگار چھپ چھپ کر حرمیرہ یعنی جویات سمجھ میں نہ آسکے ہمیں کوشش کرنی جیسا کہ آیات مشابہات اور تقدیر اور ذات الہی وغیرہ میں بحث کرنے اور مقابل اسکے حکمت سے استاوان سخاوت یعنی کھنڈھنی اور خدا کی ذکاوت کا اٹھان اور شہرہ یعنی کھلنے پینے اور جلع پرندیدہ بننے گناہ انستھہ محمود یعنی ٹھنڈا ہونے اور بے خواہش ہونا اور مقابل دونوں کے عفت سے ساٹھہ صرار یعنی ہدی پریش کرنی اور خدا کی توحید

باب دوسرا زبان کی آفتوں کے بیان میں

وہ بھی ساٹھہ میں اول کلمہ کفر بگناہ کا سبب اکثر غصہ یا اصرار سے دشمنی ہوئے اور بہت عفت اسکا طرقات اور مجلس کو ہنسنا اور خوش کرنا اہل مغل کا بھی ہوتا ہے (۲) وہ کلمہ جس میں خوف کفر ہو کہنا یہ بھی کردہ تحریر ہے (۳) کلام بد خط سے کہہ ٹھنڈا (۴) کذب یعنی جھوٹ بولنا جیسا کہ ہے قطعی اور خدا کی صدق ہے البتہ اگر کچھ حاجت ہو کہ جس میں نفع فساد ہو وہاں جھوٹ بولنا درست ہے (۵) تعریض یعنی قول مول بات کہنی کہ جھوٹ بولنے میں نکلیں (۶) غیبت یعنی جو عیب کسی میں ہو اسکو بیٹھ بیٹھ بیان کرنا یا مرام قطعی ہے اور حلال جاننا اسکا کفر ہے اگر کسی نے کسی کا عیب بیان کیا دوسرے نے کہا غیبت کیوں کرتا ہے اُسے کہا میں تو حق بتا رہا ہوں کہ تاہوں جو ہمیں ہے کافر ہو جاتا ہے اسواسطے کہ اُسے اسکو غیبت نہ جانا حالانکہ غیبت دہی ہوتی ہے کہ جو عیب جس میں ہو اُسے بیٹھ بیان کرنا اور جو ہو جوڑ کے بیان کرنا اسکا کفر ہے ہیں اور جو شخص آپ اپنے عیب کو ظاہر کر لے اسکا بیان کرنا غیبت نہیں یا ظالم کا عیب ظلم سے بچنے کو کہے وہ بھی غیبت نہیں اور علیٰ ذالقیاس بدعتیہ اور بدراہ کا عیب بیان کرنا تاکہ اسکی مجالست سے بچیں اور اسکی صحبت میں ویسے ہی نہ جائیں (۷) ٹھنڈہ یعنی چلنے کی کرنا یہ حرام ہے گزنا ظلم کی نفع ظلم سے واسطے حاکم اعلیٰ سے بہتر ہے بلکہ واجب (۸) سخر یہ یعنی

کسی سے مسخری کرنا اور ہر کان ذلیل جانے کے یہ حرام ہے (۹) لعن یعنی کسی پر لعنت کرنا یہ عبادت ہے نہیں۔ درست کسی شخص معین پر لگے جس کا مرنا کفر پر لینی ہوا ہو جیسے ابو جہل و زحرہ اور بان وغیرہ یا کبھی آپس رحمت کا یقین نہ ہو جیسے ابلیس لعین اور سوا اسکے جانور یا پتھر یا ہوا پر بھی درست نہیں اگر کسی پر لعنت کہے اور وہ مستحق اسکا نہیں تو اتنی پر لٹ کے پڑتی ہے اسی طرح فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (۱۰) سب یعنی گالیاں دینا۔ یہ گنا کبیرہ ہے۔ (۱۱) فحش یعنی شرم کی باتیں کھول کھول کے بیان کرنا۔ یہ مکروہ ہے ہر دن حاجت کے (۱۲) طعن یعنی کسی کو طعن دینا۔ بیعت نہایت عبادت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کسی کو طعن دیکے تو اتنی طرح بے عزت اور طعن کھا کے مرے گا۔ العیاذ باللہ تعالیٰ

اہیات

جو کہ یہ آفات ہوتی ہیں بیاں :-
 کیا کہوں احوال سن اب مویہو
 ذکر خدا کا تو کیا کر سدا
 دور قیامت کو بھی ہو سدا
 او میوں سے جو ہیں مستہزئیں
 کھولیں گے جنت کا در اس کے لئے
 آئینا گھبرا کے وہ پھر چاؤ چاؤ
 بھیڑ دیں دروازے کو بس پاؤں
 خوب یہاں تک کہ وہ ہو شرمسار
 پاس نہ آوے وہ اسی شرم سے
 بچ تو شر اس کے سے خدا کی پناہ
 کہتے ہیں یوں افضل نوع بشر

چھوڑوئے انکو کہ زبوں ہے بیاں
 مومن صادق ہیں نہ پاوے گا تو
 گفتگو سے بد سے زبان کو بچل
 مسخری سے روک زباں کو فتا
 کہتے ہیں یہ سید دنیا و دیں
 ہو گیا اک ان میں سے دل جگر کے
 دور سے پھر اس کو کہیں کڈاؤ
 دور کے جو پہنچے وہاں بقیار
 پھر لو ہیں بہکا دیں اسے چند بار
 کھول کے پھر در کو پکاریں اسے
 جن میں ہو یہ ذلت و ذہ جزا
 لعن کی عادت سے بھی پرہیز کر

معن جو مومن پہ بھی کوئی کرے
گالیاں اور خنکشی کی بس گھنگو
آیا ہے فرلتے ہیں خیر الورا
فاحش گمراہ پر ہے جنت حرام

گویا کجا مل اسے سیف سے
اپنے زباں سے نہ کر لے نیک خو
گالی جو مومن کو دی فاسق ہوا
ہوئے مسلمان نہ کبھی بد کلام

(۱) یہ حصہ لینے کو لے کر (۱۴۱) ضرار حسی سے سی بات میں ضد نہا سچی ہوا اچھوٹی چیز ہے اور اگر کوئی بات دین کی ہو جب تک فساد کو پہنچے نہ اٹھار حق کی نیت سے۔ انہیں فتنہ نادرست ہے اور اگر فساد کو پہنچے تو حق کیلئے الگ ہو جاوے اور فسادہ کرے پھر وہ حرام بھی ہے۔
(۱۵) جلال عقائد میں کسی سے بحث کرنا۔ اگر دوسرے کے ہر نے اور اپنی حجت کی نیت اور یہ دونوں مسلمان ہیں تو یہ حرام ہے اور بعض عالموں نے لکھا ہے کہ کافر ہو جائے اور اگر انہما حق کی نیت سے تو درست ہے اور یہ نہایت نادر اور کیا ہے (۱۶) خصوصیت لینے کا حق جھگڑ کر دینا یہ حرام ہے (۱۷) مخا۔ لینے کا اسناد (۱۸) افشاء السیر یعنی کسی کا ہمہ گیر کھونا (۱۹) حوض الباطل یعنی حکایتیں شہوت کی یا شراب اور دنیا کی آپس میں بیاہ کرنا پانی ہوں یا غیر کی یہ حرام ہے (۲۰) سوال لینے بھیک مانگنا۔ یہ بے حاجت حرام سوالیہ گوید اللہ تعالیٰ لینے اللہ تعالیٰ کی ذات میں پوچھنا یا چھہ کرنی اور ایسا ہی ہے پوچھنا اس چیز کا جو مرتبہ سے باہر ہے۔ یہ دوسرے شیطانی برتن ہے بعض دفعہ ایمان جلنے کا بھی خوف ہے پس چاہئے وقت امور اللہ پر ہے۔ (۲۱) انطوطات لینے ہر نے یا زبانش کے اسے کسی سے مسئلہ شکل پوچھنا یہ حرام ہے اور اگر طالب العلم آپس میں تیزی و تہن اور یادداشت بٹھنے کے لئے پوچھنا یا چھہ رکھیں تو درست ہے (۲۲) خطا و تعبیر یعنی کسی بات کو بری طرح بیان کرنا یہ مکروہ ہے جیسا کہ کوئی اپنی برائی کہتے وقت یوں کہے کہ میں خبیث ہو گیا بلکہ یوں کہے کہ میں ابو جہل اور کابل ہو گیا۔ ہم پر اتفاق تو ملی ہے ظاہر میں کسی سے کلام محبت کی کرنے اور باطن دشمنی رکھنی مکروہ ہے دفع ظلم کے ظالم سے ایسی باتیں کرنی درست ہیں (۲۵) کلام فی اللسان میں

ملائی طرح کا کلام کرنا اور کسی کی سمجھت میں بلجانا ایسا شخص بدترین شخصوں کا ہے۔ اور
 مولیٰ لفاق کی رکھتا ہے (۲۶) شفاعت سمیٹنے یعنی مانتی کسی سفارش کرنا اور ضد
 اسکی شفاعت سمیٹنے حق پر کسی سفارش کرنا یہ ثواب ہے (۲۷) امر بالمعروف و نہی عن المنکر
 یعنی بڑی سیکہ دینی اور چھی بات سے روکنا یہ طریقہ منافقین کا ہے اور ضد اسکی امر بالمعروف
 و نہی عن المنکر یعنی اچھی سیکہ دینا اور بُری بات سے روکنا یہ واجب ہے وقت قدرت کے اور
 اگر قدرت زبان سے منع کرنے کی نہ ہو تو دل سے بُرا جانے اور دل سے بھی بُرا نہ جانا اور لوگوں
 میں ہم پیالہ اور ہم فالہ رہا تو وہ بھی نہیں کے دباں میں ہنسی کا گچہ وہ نکرتا ہوگا (۲۸) غلطی کلام
 سخت کلامی سے کسی کی عزت اتارنا (۲۹) جس سے لوگوں کے عیبوں کی تلاش کرنا۔
 اور بوجھ پاچھ رکھنا۔ یہ مرض نہایت بد ہے۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ ایسا
 شخص دنیا ہی میں فضیحت ہوتا ہے (۳۰) کلام الجاہل عند العالم۔ عالم کے سامنے جاہل کا بولنا
 (۳۱) کلام اللہ فی الصلوۃ۔ یعنی نماز میں کلام کرنا مراد اس سے ہر وہ کلام ہے کہ نماز میں آسکو
 نہیں کہتے اور یہ علم فقہ سے دریافت ہو جاتا ہے (۳۲) کلام عن الاذان والا قاتہ یعنی آذان
 اور اقامت میں اور کچھ دین کے احکام فی الخطبہ۔ یعنی خطبہ کی حالت میں کسی طرح
 کی بات کرنی یہ حرام ہے (۳۳) کلام دنیا کا صحیح صادق سے لیکر آفتاب نکلنے تک کرنا۔ یہ مکروہ ہے
 (۳۴) پاشخانہ یا شیشاب کی حالت میں کلام (۳۵) وقت خاص میں عورت مرد کا اس
 میں باتیں کرنا (۳۶) کسی مسلمان کو بددعا دینا اور کوسنے کی عادت رکھنا یہ حرام ہے اور اگر کفر
 کی بددعا کی ہو تو کفر ہے مگر ظالم کو بقدر ظلم کے کو سنا درست ہے (۳۷) جھگڑائی کی دعا جیسے
 عمر و زری کی کافر ظالم کے واسطے مانگنا اگر ایمان نصیب ہونے اور ہدایت کی دعا مانگے تو درست
 ہے (۳۸) قرأت قرآن کے وقت باتیں (۳۹) سب میں کلام دنیا کا کرنا (۴۰) بڑا نام کسی
 مسلمان کا رکھنا جیسے کہ اندھا لنگر۔ یا فاسق یا بدعات کہنا (۴۱) عین غم میں بیٹھ جھوٹی
 قسم کھانا یا گناہ کبیرہ سے (۴۲) سوا خدا تعالیٰ کے کسی کی قسم کھانا یہ عادت بد ہے کبھی اس سے

کفر میں بھی پڑنا ہے جیسا کہ اگر یہ بات ہو تو میں کافر ہوں۔ اور حالانکہ وہ چھوٹا تھا ایسے بعضوں
 کے نزدیک کافر ہو جاتا ہے۔ خود بالہ نہ ہوا (۴۴) اکثر و مختلف لینے بہت قسم کہلانے کی عادت
 رکھنا اگرچہ سچی ہو (۴۵) سوال عقل لینے کسی عہدے کا آپ سے سوال کرنا جیسا قضا یا افتاء اور
 سوال کے (۴۶) دعارالانسان علی نفسہ لینے لینے لئے بددعا کرنا (۴۷) سوال الامانہ لینے آنا
 رکھنے کو آپس میں انگٹنا یہ حرام ہے (۴۸) طلب الوصایہ لینے صی بننے کی طلب کرنا (۴۹)
 رد العذر لینے عذر گنہگار کو رد کرنا جو دل سے کرتا ہوا اور یقینی گناہ بھی نہ ہو (۵۰) تفسیر القرآن
 برایہ لینے معانی قرآن شریف کے اپنی عقل سے بیان کرنے اگرچہ اتفاقاً صحیح ہو جاوے یہ
 حرام ہے (۵۱) افتاء المؤمن لینے ناحق کسی کو ڈرانا اپنے مطلب روا ہونے کے واسطے (۵۲)
 قطع الکلام لینے اپنی یا کسی بات کا ٹٹی اور بیچ میں اور کچھ بول ٹھننا (۵۳) رد الکلام کیسی باتوں
 کو اٹھانا خصوصاً ہزگوں کی (۵۴) سوال حل الشیء و حرمتہ لینے حلال ہونا یا حرام ہونا پاک
 ہوناشے کا پوچھنا حالانکہ ظاہر میں کچھ خلل نہیں۔ یہ طریقہ دہمیوں کا ہے نہایت منع ہے اور
 وبال ہے اور پر اور علامت ہے بطنی اور ریاکی اور عجب اور جہل اور تجسس کی اور بدعت بھی ہے
 نہیں تھا یہ طریقہ صحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نہ تھا بلکہ کاپس چاہیے کہ ظاہر میں عمل
 کرے اگر ظاہر میں کچھ خلل ہو تو اسکو بد جانے اور اگر ظاہر میں کچھ خلل نہیں تو اپنے نفس سے آئین
 شبہ اٹھا کر اس سے بچنا یہ اتفاق نہیں بلکہ بدعت ہے (۵۵) ثنائیہ الاثنین عند ثالث لینے تینوں
 ایکجا ہوں آئیں دو کا سرگوشے کرنا لینے گانا پھونکی یہ منع ہے اگر تین سے زیادہ ہوں تو رد
 ہے (۵۶) جوان عورت اور مرد بیگانوں کا آپس میں باتیں کرنا یہ ناجائز ہے یہاں تک کہ سلام
 بھی نہ کرے اگر کوئی ان میں سے ایک دوسرے کو کرے تو آہستہ جواب دے (۵۷) کاؤرے
 کو بے حاجت سلام کرنا یہ مکروہ ہے اور یہی حکم ہے فاسق سے سلام علیک کرنے کا اگر جواب
 دے تو سلام کرے فقط و علیک ہے اور فاسق کے سلام کا جواب پورا دیسے جیسا کہ عامل
 کا جواب ہے (۵۸) پیشاب کرنے والے پانچا نہ پھرنے والے پر سلام کرنا (۵۹) دلالۃ العصیاں

بیات کا راہ بنانا جیسا کہ شراب خانہ وغیرہ کا یہ حرام ہے (۷۵) اجازہ المعصیۃ یعنی بد کام کی اجازت دینا تو کفر ہے۔ یہ باتیں جو مذکور ہو چکیں سب ایسی تھیں کہ جسکے بولنے سے گنہگاری ہے اور بعضی باتیں ایسی بھی ہیں کہ نہ بولنا الٹا گناہ ہے اس واسطے کہ جہاں مقام بولنے کا ہے وہاں اگر نہ بولے گا تو زبان اسکی گناہ میں گرفتار ہو جائیگی اور وہ نہ بولنا بھی آفت زبان بن جائیگا جیسا کہ نہ سیکھنا قرآن شریف اور تشہد اور قنوت کا اور نا وجود قرآن یا دہونے کے چھوڑ دینا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر وقت طاقت کے نہ کرنا۔ اور ترک کرنا خیر خواہی اور اصلاح کا وقت گمان قبول کے اور علم دین کا یہ پڑھنا اور فتویٰ دینا حالانکہ اسکے سوا اور کوئی نہیں اور قاضی کا موافق حکم شریعت کے حکم نہ دینا اور سلام اور چھینک کا جواب نہ دینا اور کسیکے گہریس بے خبر گھس جانا اور ماں باپ اور صلہ رحموں سے بولنا چھوڑ دینا اور گواہی حق نہ دینا اور نام خدا تعالیٰ کا سننا اور جواب تعظیم کا سبحان اللہ یا تبارک اللہ سے نہ دینا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سننا پھر درود نہ پڑھنا اللہم صل وسلم وبارک علیہ وعلیٰ آلہ وارضت کی وقت بے مقدار دوسری سے مرنا اور اپنے حال سے آگاہ نہ کرنا تو کوئی خدمت کر دیتا اور ہلاک ہونے سے بچتا اور جہاں بولنا واجب ہے یا سنت وہاں نہ بولنا حرام ہے یا مکروہ اور آفت زبان کی ہے اور ایسے مکانوں میں بھی جو شخص نہ بولے وہ گنہگار شیطان ہے۔

اہیات

یہاں تک جو بیاں سمجھنے کی ہے	یہ آفات زبان کا ماجر ہے
اگر تو طالب تقویٰ ہے لاریب	تو اتنے کہ زبان کو پاک بے عیب
زبان ہے تر جہاں در گہر دل	بدل کے شاہ کا دستور کامل
وزیر خاص اور مختار اعظم	اُسی سے شاہ کو ہے کار ہر دم
وزیر سلطنت جو ہوئے عادل	خلل ہر گز نہ ہووے اُنہیں شامل
پس لے ساکت نگہ رکھ اس زبان کو	الگ اور دور رکھ اسکے زباں کو
خصوصاً چہ سے جو اول ہیں مذکور	اگر تو خوب اتنے ہوئیگا دور

یقین ہے پاک تر ہے رہیگا | یہی ہے پیشواؤں کا طریقہ

باب نمبر ۱۰ کان کی آفتوں کے بیان میں

جاننا چاہیے جو بات کہ اس کا منہ سے نکالنا منع ہے اس کا سننا بھی منع ہے بدول ضرورت کے اور اگر کوئی ضرورت دنیاوی یا دینی ہو تو لاچاری کو وہ کلام بھی سننا درست ہے۔ مثال ضرورت دنیاوی کے جیسے جان جلنے کا خوف ہو کہ اگر اس سے جدا ہو اور نہ سنے تو مارا جائیگا یا اپنا حق لینا ہو کسی سے یا کمائی کو جاتا ہے کہ وہ حق حلال ہے مگر ہمیں اتفاق کچھ واہیات سننے کا بھی ہو گیا کہ اب بھاگ نہیں سکتا اور مثال ضرورت دینی کے جیسا اپنے ذمہ سے کوئی واجب ادا کرنا ہو اور وہاں واہیات کے سننے کا اتفاق پڑا اگر وہاں سے چلا جاوے تو ادا واجب میں خلل پیدا ہو جیسے تجھیر تکفین جنازے میں شریک ہونا ہے اور وہاں فوج ہوتا ہے اور یہ منع بھی نہیں کر سکتا تو اس فوج کا سننا درست ہے جب تک واجب اس کو ادا کرنا ہے اور اسپر قریاس نہ کر ایسی دعوت کا قبول کرنا کہ جہاں ہو وحب اور رگ رنگ ہو کیونکہ جب یہاں ہو ہو تو دعوت کا قبول کرنا واجب نہیں رہتا اور جہاں ایسی ضرورتیں نہوں ہیں جس کلام کا بولنا شریعت میں منع ہے اس کا سننا بھی منع ہے اور ایسی چند باتیں ہم گنتاں نہیں (۱) استماع اللہ راگ اور باجے سننا جب لاچاری نہ ہو یہ حرام ہے اور اگر کسی طرح کی لاچاری ہے جیسا کہ تجارت کو جاتا ہے یا غر کو یا حج کو یا ہمسایہ میں مطر بہتہ اور اس سے بچ نہیں سکتا تو سننا اس کا گناہ نہیں اور سب راگنیوں سے بد سننا اس راگنی کا ہے کہ جو قرآن میں یاد ذکر اور دعائیں ہو (۲) بدول حاجت کے عورت جو ان کی باتیں سننا یہ حرام ہے (۳) کان گانا ان لوگوں کی باتوں میں کہ وہ پرہیز کرتے ہوں اور اپنی باتیں چھپاتے ہوں یہ حرام ہے۔ قرآن رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ جو شخص ایسی عادت رکھے گا اور ایسے کار کر لگا پلایا جائیگا روز قیامت میں اس کے کانوں میں سیسہ یہ باتیں وہ تھیں کہ جیسا سننا گناہ ہے اور جیسا کہ سننا برکت ہے اور سننا واجب یا مستحب ہے (۴) وہ ہیں جیسا کہ سننا قرآن شریف کا اور خطبہ کا اور حکم اپنے بزرگ کا اور کلام عند مالے کا اور

عورت کو کلام اپنے خاوند کا اور غلام کو اپنے آقا کا اور ایسا ہی ہے نہ سننا قاضی کو کلام مدعی
مدعا علیہ کا اور مفتی کو مستی کا اور حاکم کو کلام مظلوم کا اور مقدمہ والے کو کلام سائل ہے قدر
کا اور نہ سننا بزرگوں کو کلام خوردوں کا جب مدعا اپنا عرض کریں :

باب چوتھا آنکھ کی آفتوں کے بیان میں

جاننا چاہیے کہ اول سب سے بڑی آفت آنکھ کی کسی مرد یا عورت بالذخیر کا بلا غدر جائز تر
دیکھنا حرام ہے اور اگر نابالغ لڑکا نابالغ لڑکی سے یا اپنی عورت سے یا ایسی لڑکی سے کہ اس
سے ہم بہتر ہونا درست ہے ان سب کے ستر پر نظر والنا درست ہے مگر بہتر ہے کہ اس سے بھی بہتر
لکھے کہ نسیان پیدا ہوتا ہے اور کجا تقہا نے اولیٰ ہے اپنی عورت کے خاص ستر پر بروقت جماع
کے نظر کرنا کہ حاصل ہوتی ہے اس سے لذت خلاف ہے یا اہل حدیث کے اور وہ اپنی لڑکی
کہ جس سے ہم بہتر ہونا درست نہیں اور مثل لڑکی غیر کے ہے وہ یہ کہ سالی ہو یعنی
دوسری بہن اسکی حرم اسکی ہے یا کچھ اس سے شیر خوار یا کارشتہ ہو یا کسی سے نکاح کر دیا ہو
یا سنا جھنے کی ہو یا مت ہد سنب ہو یعنی کتابیہ نہ ہو یا اسکو اپنے پر حرام کر لیا ہو تب یہ معلوم کرنا
چاہئے کہ ستر کس کو کہتے ہیں ستر مرد کا مرد اور عورت بیکانہ کے واسطے ناف سے زانو تک ہے
بدون خوف شہوت کے اور اگر شہوت ہو تو ہر بال حکم ستر کا کہتا ہے اور ستر عورت حرہ کا مرد
نامحرم کے لئے سارا بدن ہے سوا پہنچے اور چہرہ کے جب خوف شہوت نہ ہو اور اگر خوف شہوت
کا ہو تو ہر بال کو حکم ستر کا ہے اور ستر عورت حرہ کا محرم مرد کے لئے مرد کا ساسہ مع زیادہ
ہوئے نیش اور شکم کے اور ایسا ہی حکم ہے غیر کی لڑکی کا اور ستر عورت کا عورت کے لئے
جیسا مرد کا مرد کے لئے (۲) فقیر یا ضعیف کو حقارت سے دیکھنا (۳) دیکھنا تاشوں بہات
کا (۴) تارے ٹوٹے ہوئے دیکھنا (۵) اپنے سے زیادہ کو دنیا میں حسرت سے دیکھنا (۶)
اپنے سے کم کو دین میں حقارت سے دیکھنا اور اپنے سے کم کو دنیا میں شکر یہ کے واسطے اور
اپنے سے زیادہ کو دین میں دیکھنا رفع عجب کے واسطے یہ خوب مستحسن ہے (۷) کسی کو چھپ کے

سورج میں سے دیکھنا یہ حرام ہے حدیث شریف میں وارد ہے کہ اگر اس شخص کی آنکھ کو صاب
خانہ پھوڑا لے تو درست ہے اور قصاص اسکا شریعت میں نہیں کہ جہکادیکھنا منع ہے اور جہکنا
دیکھنا واجب یا سنت ہے اگر وہاں آنکھ بند کر لیا تو حرام ہے یا مکروہ جیسا نمازیں آنکھ بند کرنا
یہ مکروہ ہے یا وقت نماز جمعہ یا جماعت کا نہ دیکھنا۔ اور جہاں بدول دیکھے کام نہیں چلتا۔ وہاں
نہ دیکھنا منع ہے۔

باب پانچواں۔ ہاتھ کی قوتوں کے بیان میں

(۱) قتل کرنا اپنے نفس کو یا غیر کو ناحق یہ گناہ کبیرہ ہے اور جائز ہے کل ڈالنا چینیوٹی کا جو کاٹے
اور بانی نیں ڈالنا درست نہیں۔ اور ناحق ارنا اسکا بھی مکروہ ہے اور جائز ہے مارنا جو غیر
کا جو آدمی کو کاٹنے والی چیزیں ہیں ہر حال میں جلسہ کاٹا ہوا نہ ٹیڑی اور بلی جواڈا
دیتی ہوں تو انکا مارنا بھی درست ہے مگر بلی کو زچ کرنا اور بے طرح مارنا یا کان دم کاٹ کے
چھوڑنا درست نہیں۔ اور جس شے کو مارنا درست ہو تو آگ سے مارنا درست نہیں مکروہ تحریم
ہے اور گھوٹ کے مارنا یا کھانا پینا بند کر کے یا کچھ اور ایڈ کے یا شکاریوں سے پھمکنی
کر کے مروا ڈالنا بھی درست نہیں مگر کھٹل وغیرہ کا مارنا وہ خوب ہیں اگر درست ہے اور سراجہ میں
لکھا ہے جائز ہے جلانا اس لکڑی کا جس میں چینیوٹیاں ہوں اگر انکو کسی طرح بچائے تو اولیٰ
ہے (۲) زخمی کرنا اپنے نفس کو یا غیر کو ناحق اگرچہ جائزوں کو لڑنا روایت کی بخاری سے کہ سنت
کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص پر (۳) کسی کا کوئی عضو ناحق کاٹنا یعنی
لیٹے ہاتھ پیرناک کان پیشانی کاہ (۴) پچھٹا رنی کسی کو ناحق اور متھ پر مارنا تقصیر پر بھی
درست نہیں مکروہ ہے (۵) اجیز لینی درست نہیں اسکو لینا جیسا زبردستی کسی سے کچھ
چھیننا یا لوٹ کھاپس سے بے تقسیم اور بلا اجازت حاکم کے لے لینا یا چوری کرنا یہ سب حرام
ہے اور ایسا ہی ہے شنی کو زکوٰۃ یا نذر عیشہ یا صدقہ فطر یا کھارہ لینا یا پانی ہوئی چیز لیکر اپنی
استعمال میں لانا یا مال خبیث جسکا تصدق واجب ہے لینا اور حرام ہے وہ دہرہ لینا کہ فقیر

یا عالم نیک سخت یا سخی یا کرانت والا یا ولی یا اور کوئی خوبی جانکر لوگ آسکو دیتے ہوں اور وہ بات آئیں
 نہ اور یہی حکم ہے کہ کچھ بیت المال میں سے لیتا ہو اور اسکا حق نہ رکھتا ہو اور ایسا ہی ہے کسی کے غلام
 سے بدون اجازت دلی کے کچھ لینا اور دینے یا باؤ لے یا چھوٹے لڑکے سے بھی کچھ مفت لینا درست
 نہیں۔ اگر یہ اجازت دلی کی ہو دے مگر برابر دام یا زیادہ لگا کر دلی سے لے لیوے تو یہ درست ہے
 اور کسی کی چیز بیکر یا تنسی سے آسکو چھپا ڈالنا یہ بھی حرام ہے اس واسطے کہ مومن کو ناحق غم میں ڈالنا
 درست نہیں پس یہ بھی حکم ظلم کا کھینکا۔ اور اگر کسی کو کسی نے کچھ چیز دی اور کہا کہ اسکو لے کر تقسیم
 کر دے۔ پس اس میں سے بے اجازت کچھ آپ بھی لینا درست نہیں (۶) مردار یا خون یا شراب
 کو ہاتھ لگانا یا اٹھانا یا چیز کہ حرام عینی ہے آسکو لینا اگر چہ جانور کے واسطے ہو اور شراب خمر نہ یا
 لینا حرام ہے اگرچہ سرکہ بنائے کو لیوے یا جانور کے واسطے۔ مگر ان چیزوں کو ہاتھ لگانا مکان پاک
 کرنے کے واسطے یا شراب کو گرانے کے لئے درست ہے (۷) تصویر جاندار کی نکالنا یہ حرام ہے
 (۸) جس چیز کا دیکھنا حرام ہے آسکو ہاتھ لگانا بھی بدون ضرورت کے حرام ہے اور جانکو دیکھنا
 مکروہ ہے آسکا چھونا بھی مکروہ ہے اور مرد کو بوڑھی عورت سے مصافحہ کرنا درست ہے جب خفیہ
 شہوت کا نہ ہو اور مکروہ ہے مصافحہ ہنود و غیرہ سے (۹) کسی کا مال کاٹ کے یا توڑ کے یا پھٹاؤ
 کے یا جلانے یا دبو کے ناحق خراب کر دینا یا عمرہ ہو کھو دینا یا ایسی جگہ پھینکا کہ پھر ہاتھ نہ لگے۔

یہ سب ظلم ہے۔ حرام اور خراب کرنے والے کو بھڑانا ہے اور حرام ہے بے اجازت کسی کا
 کسی کا مال بہت لینا اگرچہ آپس نقصان نہ آوے اور یہی حکم رکھنا ہے اپنے مال کو آپ بھانج کرنا
 کہ اسراف ہے اور ایسا ہی رہا ہے دینا یا کسی گناہ میں خرچا اور یہی حکم رکھنا ہے چھٹا دینا زیر سوتی
 قرضدار کو کہ قرض خواہ آسکو اپنے قرض کی بابت پکڑ لایا ہو اور چھوڑ دینے والے پر تعزیر آتی ہے۔ مال
 بہر نامیں آتا (۱۰) جو بہر واجب ہو سوا کھیل خاوند اور عورت اور کرتب بہار کے وہ بھی حرام ہے
 جیسا شطرنج یا زور دیکھنا۔ مسلم نے حضرت ہریر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جو کھیل گنا
 نزد سے گویا ڈوبیا ہوا تھا اپنا سونے کے گوشت اور لہو میں۔ اور اب داؤد نے روایت کی ہے کہ فراتی

کی لئے اسد اور رسول کی اوپر یہی حکم رکھنا ہے سب باجول کا بچنا مگر وہ بے جھانجھ شادی
 میں اور نقارہ لشکر اور قافلہ میں درست ہے اور کیونکہ تراویح حرام ہے خیر یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے کہ وہ تراویح والے کو شیطان اور مکروہ ہے سب کا یہ طرف جلتے ہوئے یا مسجد میں بیٹھے
 ہوئے دونوں ہاتھ کی اونگھوں کو آپس میں پنجہ کے طور سے کرنا (۱۱) لکھنا ایسے کلام کا جو حرام
 ہے اور لکھنا قرآن کا اور دین کی کتابوں کا نہانے کی حاجت والے کو اور بے ضرورت یا حیض و
 نفاس والی عورت کو کہ یہ حرام ہے۔ اور ایسا ہی ہے چھوڑنا ان سب کا قرآن کو اور تفسیر کو یا اس
 چیز کو جس میں آیت قرآن کی لکھی ہو اور دین کی کتابوں کو مگر بعض کتب فقہ سے ثابت ہو تا کہ
 کہ چھوڑنا دین کی کتابوں کا اور اس چیز کا کہ جسمیں قرآن کم ہو اور دوسرا مطلب زیادہ ہو ان سب
 کو درست ہے اس واسطے کہ ایسی چیزوں کا اتفاق استعمال کا بہت ہوتا ہے ہر بار پر ہر چیز شکل
 ہے مگر چھوڑنا قرآن شریف کا سوا وضو والے کے کسی کو درست نہیں اور چھوڑنا کلام اللہ لکھنا جس کو
 حامل کہتے ہیں مکروہ ہے (۱۲) جو چیز جہاں رکھنی چاہئے اس کو وہاں نہ رکھنا یا انداز سے کم دینا
 کرنا جیسا چاہئے۔ زلفیں گردا جبری کسی کے سر پر رکھنے یا عورت کا سر اور مرد کی ڈاڑھی مونڈنا
 یا قبضہ سے کم کر دینی اگرچہ اجازت سے جو یہ سب نادرست ہے اور گنہ گاری اور مکروہ ہے
 وضو ہر ایک گھاس ہری قبر پر سے اکھاڑنی اور ایسا ہی ہے قبر کو کھودنا اگرچہ عورت حمل والی قبر
 اور خواب میں کہے کہ میں نے لڑکا جنا ہے تم نکال لو اوپر یہی حکم ہے بال یا ناخن پچانہ یا غسل خانہ
 میں ڈالنا اور پانچ خانہ کے مقام میں بدو ن حاجت کے اونگھلی کرنی اور وہنے ہاتھ سے استعمال
 ناک صاف کرنی اور سی طرح جو ذلیل باتیں میں کرنی اور اگر کچھ عذر ہو تو یہ درست ہے مرد کو پانچویں
 کے سوا اور کسی چیز کی انگوٹھی پہنی نادرست اور پانچویں کی درست ہے جب ساڑھے چار اشے کی
 پوری ہو۔ یہ جو نہ کو رہ چکا وہ آہستہ آہستہ کہ جب تک ہاتھ سے کرنا نادرست ہے اب یہ بیان ہوتا
 ہے کہ جن چیزوں کا ہاتھ سے کرنا واجب یا سنت ہے یا مستحب اور نہ کرنا حرام یا مکروہ ہے اور
 ہاتھ سے نہیں نہ چھڑانا مظلوم کو ظالم کے ہاتھ سے یا نہ بچا کسی کو آگ سے یا فرق سے یا گرنے سے

قدرت کے وقت اور تیر اندازی سے کہ چھوڑ دینا اور ناخن نہ کتروانے پر مکر وہ ہے اور سبب ہے
نیستی کا اور گنہگار کی چیزیں نہ توڑنا چاہئے ہوں یا غیر کے مقدور کی وقت اور شراب مسلمان کے پاس
دیکھنا اور قدرت ہونے نہ کرادینی مادہ بکری تصویر جانداری دیکھنی باوجود مقہور کے نہ توڑنی
اور پٹری ہونی چیز کی دیکھنا اور نہ اٹھانا جب جائے ہے کا خوف ہو اور رنگوں کو یا گائے بھنسر
بکری کو شام کے وقت گھر میں نہ روکنا اور رات کو دروازہ بند نہ کرنا اور چرخ گل نہ کرنا اور قرن
نہ دھکنا اور مشک کا منہ بند نہ کرنا ہے

باب چھٹا شکم کی آفتوں کے بیان میں

(۱) جو چیز حرام ہو یا قریب حرام کے ہو یا بے میں کسی فساد ہو گیا ہو اسکو کھانا پس جو حرام ہے اسکا
کھانا بھی حرام ہے اور جو مکر وہ ہے اسکا کھانا بھی مکر وہ ہے (۲) کھانا زیادہ حاجت سے لینے شکم
بہر گیا بھر حص سے مزہ کے لئے زیادہ کھایا یہ بھی حرام ہے اور اگر ارادہ کل روزہ لکھنے کا ہو پھر
رات کو زیادہ کھایا یا مہمان اس کے گھر آیا اس کے ساتھ سے زیادہ کھایا یا کہیں وہ شرم سے نہ کھا دے
اور بھوکا رہا اسے نوزان دونوں صورتوں میں زیادہ کھانا درست ہے اور شکم پر کھانا کہ حاجت سے
زیادہ نہ ہو مباح ہے مگر اونی ہی ہے کہ کچھ کم کھاوے اور اگر نیت جہاد کی ہو یا اور کوئی کام جس میں دین
کے باب میں کمال قوت چاہے وہ پیش ہو تو شکم پر کھانا بہتر اور صواب ہے مگر زیادہ شکم پری سے ہر طرح
حرام ہے بس سالک راہ طریقت کو لایق ہے کہ عادت کم کھانے کی رکھے اور عیث بہت پہنچانے
سے بچتا رہے کبھی کبھی مضائقہ نہیں کم کھانے میں بڑے فائدے ہیں شکر و تقویٰ اور کثرت
حافظہ کی اور صفائی قلب کی اور تیری ذہن کی اور فائدہ کم خرچ کا اور عادت قناعت کی اور یاد رہنا الہ
تعالیٰ کی بلا اور یاد رہنا قیامت کی بھوکہ اور دوزخ کی آشتہا کا اور اسان ہونا عبادت کا خصوصاً
وضو کا اور عادت ہوئی اختیار کی لینے فقیر کو لینے کے واسطے کہ اگر اسکو بھوکا بیٹھ رہنے کی عادت ہوگی
تو کبھی محتاج کو ہو گا دیکھ کر اسکو کھلا دے گا اور خود بھوکا بیٹھ رہے گا اور باوجود بے مقدوری کے پتار
کے درجہ سے محروم نہ رہے گا اور بہت کھانے میں بڑے بڑے نقصان ہیں سخت علی و ضربی

سب اعضا کی اس سے ہوتی ہے۔ اسلئے کہ جب شکم بھوکا رہتا ہے تو سب اعضا کا شکم بہتر ہے
 اور مزے اور سکونت سے بہتے ہیں اور جب شکم بہتر ہے تو سب اعضا بھوکے اور چین ہو جاتا
 ہیں اور بہت کھانا کھاندھتی اور کم علمی اور بے وقوفی کا باعث بھی ہو جاتا ہے اور قلت عبادت
 کا بھی سبب ہے اور عبادت کا باعث نہیں لگتا۔ اور حرام میں شپے کا بھی خوف ہوتا ہے اور دل
 یاد الہی سے فاقل رہتا ہے۔ تحصیل زر اور زرینت بدن میں مصروف رہیگا۔ آخرت کا خیال
 کبھی نہ آئے گا۔ پیشاب اور طے ضرور کی آمد و رفت میں اوقات ضائع ہوگی رات دن اسی فکر
 میں گزرے گا کہ فلاں کھانا پکوانا چاہئے اور فلاں مصلح ہمیں ہوں تو خوب ہے تاکہ ضرر نہ ہو اور کوئی
 بیماری نہ ہو جائے زیادہ کھانے سے سوال جواب یوم حساب کا بھی اثر ہے اور شرت جہاں کندی
 کی ہمیں تصور ہے۔ الیذا بالصدق لے منہا۔ مکر وہ ہے کھانا بازار میں لوگوں کے سامنے اور رستہ
 میں یا در مقبرہ میں اور جنازہ کے پاس اور مکر وہ ہے کھانا میت کا جو اسٹے رسم برادری کے
 پکا یا ہو اور اگر اسٹے عبادت اللہ تعالیٰ کے اور ایصال ثواب میت کے کہا یا فقیر مسکین
 کو دیت ہے اور شنی کو نارست ہے۔ مکر وہ ہے چاندی سونے کے برتن میں کھانا اور خان میں
 کھانا۔ مستحب یوں ہے کہ دسترخوان پر کھاوے جہاں لہو و لعب ہووے وہاں جا کے کھانا
 بھی مکر وہ ہے اور جو کھانا یا نام کے واسطے کیا ہو اسکا کھانا بھی مکر وہ ہے جب خوب معلوم ہو یا
 ظن غالب ہو کہ کھانا اس طرح کا مکر وہ ہے کھاتے وقت بسم اللہ نہ کرنا اگر اول بھول جاوے بعد
 چند لمحوں کے یاد آوے تو یوں کہے۔ بسم اللہ ولہ رآخرہ۔ مکر وہ ہے بائیں ہاتھ سے کھانا اور
 کھانا اور طباق کینچ میں سے۔ بلکہ اپنی جانب سے کھاوے۔ مکر وہ ہے چھری یا چاقو یا کاٹنے
 سے کھانا۔ اگر کچھ ضرورت ہو تو درست ہے۔ مکر وہ ہے قبلہ کی طرف متھو کھانا یا ناک بخلاف کرنا۔ مکر وہ
 ہے ٹوٹی کچھ پیالہ یا رکابی سے کچھ پینا یا شہہ لگے ہوئے برتن میں سانس لینا اور بائیں طرف دے
 کو پیچھے دینا بلکہ پیچھے تو دائیں طرف دے کا ہے۔ برتن اجازت جہنی طرف دے کی بائیں طرف
 دے کو درست نہیں اور ایک سانس پینا بھی مکر وہ ہے بلکہ مستحب یوں ہے کہ پہلے دو سانس

یائین سانس میں پئے اور جب سانس ایسے برتن کو منہ سے جا کر آئے آئیں دم نہ لیوے اور شروع کے وقت ہر دفعہ بسم اللہ کہے اور منہ کو جا کر کے کھجور لے کر کھجور کا پانی وغیرہ میں نہ کر دے اور چھپا یا پالہ روٹی پر رکھنا یا روٹی کو ایسی وضع سے رکھنا کہ جسمیں اہانت ہو کر دے ہے اور یہی حکم رکھنا ہے ہاتھ یا چھپی یا چھری روٹی سے پوچھنا اور پوچھنا چاہئے بہت گرم کھانے سے اور گرم کھانے کی بھاپ لینے سے (۱۳) وہ چیز کھانی جسمیں ضرر ہو یا بیماری پیدا کرتی ہو یہ منع ہے یہ وہ فتنیں شکم کی تحقیق کا فعل منوع تھا اب وہ بیان ہوتے ہیں کہ جب تک ترک کرنا منع ہے اور کھانا واجب یا مستحب ہے مثال اُنکی جیسا کہ نفس کشی اور ذرا سقد رکھنا کہ ترک طعام واجب ایسا یا ریا ضعیف ہو جائے کہ طاقت جمعہ یا جماعت کی نہ رہے یا کھڑا ہو کر گزار پڑے سے مجبور ہو۔ پس اس قدر ترک خوراک منع ہے اس واسطے کہ حق نفس کا تلف کرنا لازم آتا ہے اور حق نفس کا بھی تلف کرنا ممنوع ہے بلکہ زہر نام ہے خط نفس کے ترک کرنے کا اور یہی حکم ہے کہ ایک چیز یا باپ خوشی سے کھلاتے ہیں اور اسکو کچھ نقصان نہیں کرتی اور وہ نکار کرتا ہے اور انکو ناراض کرتا ہے۔

اہیات

ہوش سے لے صاحب تقویٰ و دین
عقل جو اس راہ میں کہے بجا
دام میں دشمن کے نہ آوے کبھی
نفس ہے اک دشمن جانی ترا
دوسرا شیطان ہے حسود لعین
پاس جو اس طرح عدو آگے
ہوش کو کہہ اپنے بجا پیشتر
کلے تو حید ہے شیطان کی رحم

منزل مقصود کی کرطے زیں
پھر ہو بجاں پیر و خیر الوری
منزل مقصود کو پہنچے وہی
خاص کی پہلو میں ترے آئے جا
دل میں تے اُسے بنائی گئیں
تھوڑی سی غفلت میں تباہی گئے
دشمن بدخواہ کو پھر دفع کر
تجو بہاں دیو یگا یہ کار بھم

جو کہ اس ہتھیار کو ہر دم رکھے
 نفسِ حمارہ ہے یہ بد سرت
 قلمہ مضبوط میں کی اسے جا
 کلمہ توحید کی ضربات کو
 ایک وہ تدبیر بتاؤں تجھے
 فوج سے تقویٰ کے اسے گھیرے
 توردے بازارِ شکم کا رواج
 اسے سوا کچھ نہیں تدبیر کار
 جو تو شکم کا نہ کرے بند و بست
 سلطنتِ وح میں آوے زوال
 دشمن بدخواہ جو تیرے شے یار
 نفس بھی اک دوسرا شیطان ہے
 دونوں یہ ہیں دشمن جانی ترے
 عجز ہوا تیرا ہمار سی و لیل
 شاہ وہ ہے انکو کر خج تنگ
 جس سے یہ دوڑا نہ ہوئے زیر ست
 دونوں جہاں میں ہے وہ بس نابکار

جیلِ ابلیس سے ایمن رہے
 ظالم سرکش ہے برا سخت رشت
 یہ ہے برا جسم بڑی جانپا
 کچھ یہ سمجھتا نہیں اے نیک خو
 تاکہ وہ ہو زیر ترے ہاتھ
 روک لے باہر سے سب کچھ
 بھوک کے حملے سے تار اسکا کاج
 دشمن سرکش ہوئے تیرا شکار
 نفس ہوا مارہ بڑا چیرہ دست
 حرص و ہوا اس کو کریں پامال
 ہم نے بتلے تجھے سب کچھ
 دفع کرے انکو تو امکان ہے
 انکو اگر دفع نہ تو کر سکے
 شاہ نہیں تو ہے گدا سے لیل
 پھر یہ نہوں اُس کے مقابل جنگ
 کھائیکا ہر بارہ وہ ایسی شکست
 خوار وہ دنیا میں ہے جی میں خوار

باب ساواں ستر کی اقوال کے بیان میں

(۱) زنا سے یعنی عورت بیگانہ سے بدنِ شبہہ جمل کرنا یہ حرام مطلق اور گناہ کبیرہ ہے اور
 ایسی عورت سے حالت حیض اور نفاس میں بھی حکم کہتا ہے بلکہ ان دونوں سے ناف اور زانو
 کے بیچ میں بے پردہ فائدہ لینا بھی حرام ہے اور چار پایہ سے بھی یہ حرکت کرنی حرام ہے اور

ہاتھ سے بھی شہوت روا کرنی حرام ہے مگر تین شرطیں ہوں تو درست ہے اول یہ کہ عورت نہ کھینچتا
 ہو۔ دوسرے اسکو شہوت سے از حد تنگ کیا ہو تیسرے اسکا زور شہوت کے ٹوٹنے کا ہو نہ
 منہ سے کا اور منہ سے اپنی عورت بیمار یا بالذات سے صحبت کرنی چاہے وہ برداشت نہ کر سکے اور ایسی
 جگہ صحبت کرنا لوگوں کو اسکا حال دریافت ہوتا ہو منع ہے۔ لونڈی خریدے کیے بعد ایک مہینے
 تک اس سے پرہیز کرنا واجب ہے اگر جماع یا اور کوئی بات اس سے خوشی کی کرے تو حرام ہے۔
 (۱۱) روطہ یعنی پچھلے مقام سے جماع کرنا۔ یہ حرام مطلق ہے اپنی عورت سے ہو یا لونڈی سے یا
 غلام سے یا اور کسی سے اور حلال جاننے والا اسکا کافر ہے مگر اپنی عورت سے یا لونڈی سے حلال
 جاننے والا کافر نہیں ہوتا۔ بدعتی ہے۔ اور حرام مطلق ہے جو عورت عورت سے شہوت رانی کئے
 (۱۲) وقت فضلے حاجت پچھلے یا پیشاب کے قبلہ کی طرف رو یا پشت کرنی۔ اور چاند سج
 کی طرف منہ کرنا جب اوٹ میں نہ ہوں یہ سب مکروہ تحریمی ہے اور مکروہ ہے قیمتی چیزوں سے
 استیجا کرنا یا تعظیم والی چیزوں سے جو کھانے آدھیوں اور چوپایوں کے ہیں آگے یا مقام کو
 ضرر پہنچانا۔ جیسا کچھ وغیرہ اور جو چیز کہ نجس ہو اس سے بھی استیجا درست نہیں۔ اور مکروہ
 ہے کہ میں آگے حاجت کو بیٹھنا اور سایہ کی جگہ بھی کہ جہاں لوگ آرام کرتے ہوں۔ اور پراؤ
 میں جہاں انہوں نے جان قضا حاجت مکروہ ہے کھڑے ہو کر یا پانی میں یا چھید میں یا غسل خانہ میں
 یا جگہ کہ چھینے سے پیشاب جمع ہو پیشاب کرنا مکروہ ہے۔ (۱۳) خصی کرنا آدمی کو یہ مکروہ ہے بلکہ
 ایسے ظالموں کو خریدنا اور اسے خدمت لینا اور کمائی کروانا بھی مکروہ ہے یہ وہ باتیں تھیں کہ جنکا
 کرنا گناہ ہے اب وہ باتیں ستر کی بیان ہوتی ہیں کہ جنکا کرنا ضرور ہے اور نہ کرنا منع اور آفت ہے
 وہ یہ ہیں اپنی عورت سے جماع چھوڑ دینا جب وہ عورت اس چھوڑنے سے ناراض ہو بلکہ اپنی
 عورت سے موافق قوت کے جماع کرنا واجب ہے اور اگر اسکو حاجت نہیں تو واجب بھی نہیں اور اپنی
 لونڈی سے اختیار ہے چاہے جماع کرے نہ کرے اور اپنی عورت سے جماع کرنے کے بعد وہانی
 سرخ کا یا ہر پھینکنا اور اس سے آؤن دیکھنا یہ مکروہ ہے اور لونڈی سے کچھ آؤن کی حاجت

نہیں اور شیب کی چھینٹوں سے نہ بچایا۔ باعث عذاب قبر کا ہے۔ اور بے عذر رخصت نہ کرنا۔

باب اٹھواں۔ پاؤں کی قوتوں کے بیان میں

(۱) گناہ کی مجلس میں جانا خود کرنے کو یاد دیکھنے کو۔ اگر وہ گناہ حرام ہے تو نہ جانا بھی حرام ہے اور اگر مکروہ ہے تو مکروہ (۲) جہاد کو بدولت اذن اہل باپ کے جانا جو فرض کھایا ہے۔ اور جب فرض میں ہو تو حاجت اجازت کی نہیں اور یہی طرح نادرست ہے وہ سفر جس میں خوف ہلاک کا ہو یا ماں باپ میں سے کوئی محتاج خدمت کا ہو (۳) بھگا نا واپس اور نا واپس کے مقام میں یہ مکروہ ہے (۴) غیر کی زمین میں بدولت اجازت کے چلنا جب انہیں کچھ اوٹ ہو یا کھیتی ہو مگر کچھ نقصان نہ ہو تو مکروہ ہے اور اگر کچھ نقصان نہ ہو تو مکروہ ہے اور اگر کچھ نقصان ہو تو حرام ہے۔ اور اگر کچھ اوٹ ہو اور کھیتی نہیں اور کسی طرح کا نقصان نہیں تو چلنا انہیں درست ہے جب کچھ ضرورت ہو اور اگر کچھ ضرورت نہیں تو بھی چلنا بہتر نہیں اور اسی طرح ناجائز ہے کسی کے گھر بدولت بلائے دعوت میں جانا اور قبروں پر چلنا اور عورت کے جنازے کے ساتھ چلنا یا زیارت قبور کو جانا اور دیا اکڑنا یا عورت کو اور حیض نفاس والی عورت کو مسجد میں جانا (۵) سوتے یا جاگتے قبلہ کی طرف یا قرآن شریف اور کتابوں دین کی جانب پیر پھیلانا یہ ممنوع ہے اور مکروہ جب امانت سے نہ ہو۔ اور اگر امانت سے ہو تو کفر ہے۔ اور اسی طرح قرآن شریف اور کتابوں دین اور روضی پیر پر رکھنا اور مست ہے اور پیر سے جانور یا آدمی کو ناجائز سنا یا بھی بجا اور ممنوع ہے اور نہایت پرہیز چاہئے۔ حتیٰ چوہا بے زبان سے۔ ہوا سے کہ بخشا نہیں سکتا (۶) ظالموں اور اس زمانہ کے امیروں پاس آمد و رفت رکھنا۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی میل رکھیگا ان امیروں سے کہ ظالم ہوں گے بعد میرے نہیں ہے وہ میری گروہ میں سے اور نہ میں ان کی گروہ میں سے اور نہ ملیگا وہ مجھ کو حوض کوثر پر (۷) اچھے مقاموں میں یا میں پیر سے گھسنا۔ جیسے مسجد ان گہرہ مکروہ ہے اور جو تا یا مزہ پہننا بھی یہی حکم رکھتا ہے۔ اور اسی طرح مکروہ ہے ذلیل مقاموں میں یا میں پیر سے گھسنا جیسے یا نجانہ یا حمام اور سنت یہ ہے کہ اچھے مقاموں میں جسے پیر سے داخل ہو اور یا میں پیر سے

نکلے اور ذلیل مقاموں میں رکھ سکے کہ اس سے کہ پہلے پہل گہریں جانا ممنوع ہے۔
 بلکہ بہتر یہ ہے کہ اول باہر ٹھہرے اور مسجد میں دو گناہ ادا کرے۔ پھر گہریں آوے (۹) پسچہ میں
 یا بجے گاہ وغیرہ میں جانا لوگوں کو پھلانگ کر یہ بہت منع ہے اور اگر لگے جگہ چھوٹی ہوئی ہے تو
 پہلا انگ کرتیریج جانا درست ہے اس واسطے کہ تیجے بیٹھنے والوں کی تقصیر ہے (۱۰) ثانی
 میں کھانا کھانا جب کفار دو گئے سے زیادہ نہیں اور سامان میں برابر ہوں یہ گناہ کبیرہ ہے
 اور اگر کفار دو گئے سے زیادہ ہیں یا ان کے پاس سامان جنگ کا سلاح وغیرہ موجود ہے ان پر منکر
 پاس کچھ سامان نہیں تو بھاگنا گناہ نہیں۔ یہ وہ باتیں تھیں کہ جنگا فعل موجب گناہ ہے اب وہ
 بیان ہوئی ہیں کہ جنگا فعل واجب یا سنت اور ترک آفت ہے۔ جیسے بیٹھے رہنا اور جھجہ یا
 جماعت یا پڑھنے پڑھانے یا حج جہاد کو جو فرض ہیں بھجانا۔ اور دعوت مسنون میں جہاں کچھ ہو
 حسب اور خلاف شریعت کوئی بات نہ ہو بھجانا۔ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دعوت میں نہ
 جائیگا تو اس نے نافرمانی کی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اور مسئلہ اس کا یوں ہے کہ اگر جانتا
 ہے کہ دعوت میں کچھ دہیات ہے تو ہرگز نہ جاوے اور اگر اس کو علم تھا اور وہاں جلے کچھ
 دہیات پایا پس اگر عالم یا پیشوا ہے اور اس کو بن نہیں کر سکتا۔ تو وہاں نہ ٹھہرے۔ اگرچہ اس کے
 پاس نہ کچھ دور ہو اور اگر عالم نہیں تو عام لوگوں میں سے ہے تو کھانا کھائے جب اس کے سامنے
 اور تین جگہ دہیات نہ ہو۔ اور اگر انسی جگہ ہو جہاں کھانا کھائے گا۔ یا نظر آتا ہو تو یہ بھی نہ
 کھاوے اور انکا چلا آوے اور معنی قبول کرنے دعوت کے یہ ہیں کہ وہاں جا بیٹھے
 پھر کھانا دہیات نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ کھاوے اگر روزہ نہ ہو۔ اور عیادت مریض اور نماز
 جنازہ کو نہ جانا۔ یہ حق مسلمان کا مسلمان پر ہے اور اگر ادا نہ کر لیا گنہگار ہو گا۔ اور امر بالمعروف
 اور نہی عن المنکر کو بھجانا باوجود اس کے کہ طاقت ہو اور مدد گاری مظلوم کے واسطے اور ادا کرنی
 حاجت کے تاج عاج کے لئے۔ اور مردہ کو نہ لائے کے واسطے نہ جانا اور جانا نہ سوا اسکے کوئی اور
 نہیں واس اس کو فرغت ہے اور دوسرے کو کچھ کار ہے اور جہاں اسکے سوا اور کوئی نہ ہو اور کسی

بیہ خانہ کے تھنوں میں سے نون اور پیمپ میں چائے اُس کو عورت اپنی زبان سے نہیں ادا
 کر سکے گی حتیٰ اُس کا اور روایت ہے سوط میں کہ اگر نیک عورت بدون اجازت نافذ کے اعتد
 نہیجے ہیں اُس پر فرشتے آسمان کے اور فرشتے غلاب کے اور فرشتے جنت کے جب تک اُس
 آئے (۹) خاوند کو عورت کا حتیٰ ادا نہ کرنا اور اُس کو ستانا یہ حرام ہے۔ روایت کی ابو داؤد و ترمذی
 بن معاذ و رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں کہ فرماتے ہیں وہ کہ عرض کیا میں نے یا رسول اللہ کیا حق ہے
 عورت کا خاوند پر فرما یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکھلا تو اُس کو جب اٹھکھا وہ اور پہنا تو اُس کو
 جب تو پہنے اور نہ اٹھکھا تو اُس کے منہ پر اور بدکلام نہ کر اور جانہ سو تو اُس سے مگر گھر میں بیٹھے اگر گھر میں اُس
 سے بیٹا سو دے تو درست ہے کہ سوا گھر کے اور کہیں جاسو دے اُس میں عورت کو بڑا رنج ہوتا ہے
 فرمایا حضرت فقیہ ابو الیثب نے رحمۃ اللہ علیہ کہ حق عورت کے خاوند پر چار ہیں اول یہ کہ اُس
 پر دے میں رکھے اور باہر کے کام سب آپ کرے۔ دوسرے ضروری احکام دیں گے اُس کو
 سکھاوے۔ تیسرے یہ کہ کھلا دے اُس کو طلال کمانی اور اُن میں بیٹھ نہ کرے چوتھے اُس پر
 ظلم نہ کرے۔ اور اگر شہر داشت کرے اُس کے مال کو اور شوخیوں کی تاکہ سلوک ہے آپس میں اور خیر
 ثابت ہو (۱۰) جن چیزوں کا یہ مالک اور حاکم اور مختار ہے اُسے بے پردائی رکھنا اور خبر گیری نہ کرنا
 نہ کرنی اور ادب اُن کو نہ سکھانا اگرچہ چار پائے ہوں۔ یا ایسی آفت ہے کہ سوال ہو گا روز قیامت
 میں اُس کا اور کہا جائیگا کہ تو مالک اُن کا تھا کیوں حق خبر گیری کا ادا کیا اب ہم سے کیا چاہتا ہے
 اپنی پردوش کی ہم سے امید نہ رکھ۔ العیاذ باللہ (۱۰) بیگانی عورت پاس کیلئے مکان میں بیٹھنا (۱۱)
 مرد کو عورت سے کسی چیز میں جو عورتوں کے ساتھ خاص ہے مشابہت کرنا اور اسی طرح عورت کو
 مرد سے مشابہت کرنا یہ فعل حرام ہے لعنت فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کو
 پروردہ ہی حکم ہے اُس عورت کو جو زمین پر سوار ہو سیر تماشا کے واسطے اور جو کچھ ضرورت کہیں حاجت کی
 ہو اور سوا ہی کچھ ہے تو درست ہے (۱۲) اگر کسی سے بدخونی سے پیش آنا روایت کی ترمذی
 حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں جنہل ہونے کا جنت

جنت میں بہ مزاج پس جاسے کہ سب سے خوش مزاجی سے بیش آثار ہے اگرچہ لوشی یا غلام
یا نوکر ہو اور اکثر عقو تقصیر کرتا رہے کہ خداوند تعالیٰ وعدہ جنت کا فرمایا ہے (۱۱۱) جسارہ کو
ایذا پہنچانی روایت کی ابو اسحاق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے ایذا پہنچائی اپنے ہمسایہ کو پس تحقیق ایذا دی
اُسے جھگڑا اور جس شخص نے ایذا دی مجھ کو ایذا دی اُسے اللہ تعالیٰ کو (۱۱۲) محبت بریں بیٹھنا
یہ جڑ سے ہریدی کی اور سر سے ہر خرابی کا۔ فرمایا ہے خدا تعالیٰ قرآن مجید میں کہ صحبت
میں بیٹھنے والا۔ روز قیامت میں نہایت افسوس کریگا اور کٹے گا۔ مارے اشوس کے پشت
دست کو کہیگا۔ یا دیتا لیتنی لم اتخذ فلانا خلیلاً اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کاش نہ بنا آئیں فلاں کو یا جھگڑا باز کر یا اور کم کر دیا یا د آئی سے بعد میرے پاس آنے کی
باد جو دیکر ذکر الہی اور قرآن شریف بیٹھوں یا عالموں کی معرفت میرے پاس آہنچا تھا مگر فلاں
نے جھگڑا اس سے روک لیا اور تمہیں مشغول نہ ہونے دیا اور اپنی صحبت میں رکھا۔ پس اے بھائی
سینہ اس وقت اور چہرہ بد صحبت اور اختیار کریا میں بیٹھنا علما اور صلحا کے پھر افسوس کا کام نہیں
ہیگا اب اگر غیرت کرے تو کام ہیگی اور جو کچھ چاہے ہو سکتا ہے بندہ موت کے غیرت اور فیس
سے فائدہ ہے (۱۱۵) چائی کے وقت منہ پہاڑا نہ کر دے چاہے کہ اس کو دفع کرے اور
اگر نہ ہو سکے تو ہاتھ بائینا منجمہ پیر کرے اور نماز میں جب ہاتھ باندھے رکھے ہوں تو دایہ ہاتھ
(۱۱۶) بے جگہ بیٹھنا جیسارستہ میں بیٹھا رہنا یہ منع ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اگر حق رستہ کے ادا کرے تو درست ہے اور حق اوسکے یہ ہیں آنگاہ کہ بر نظر سے بچا نا اور
دینا عینے والی چیز کو رستہ سے ہٹانا اور جواب سلام کا وینا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر
کرنا اور مسافر کو سیدھا رستہ تھانا اور راجز کی برو کرنا اور وہوب جھانوس کے بیچ میں بیٹھنا ہی
کر دے کہ جلے شیطان ہے اور خطہ مجالس کے بیچ میں تنکے سے جال بیٹھنا۔ بھی منع
اسی کہ دعویٰ فرمایا اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مجالس میں دو سو

شخص کی جگہ بیٹھنا اور دست سپہ جس تک اس کا وہاں کچھ دخل ہو یعنی کچھ کھرا یا مصلحا
 وغیرہ اس کا وہاں رکھنا ہے اور واسطے کچھ ضرورت تھینے کے کہ نہیں گیا ہے اور اس پر کاروبار
 دنیاوی کو گیا ہے تو یہ کھرا وغیرہ اس کا دخل نہیں کہلائیگا اور جس صفت یا مجلس میں دیر یا کھا
 یاں بیٹھیں ہوں ان کے بیچ میں جا بیٹھنا ممنوع ہے مگر اذن سے درست ہے اور بہتر مجلس میں
 ہی سے کہ جہاں جا سے لے وہاں بیٹھ جائے اور نہ وہ ہے ہاتھ کو سبھی بیٹھنا یا کچھ کسب اور کمانی
 سینے کے لئے بیٹھنا جیسے تجارت وہاں کرنی یا مول کی لکھائی (۱۸) جتنا کہ کسی کو سلام کرنا
 یہ مکروہ ہے (۱۹) سحر یا ٹوٹکا کرنا پر حرام ہے اور اگر اعتقاد تاثیر کا رکھتا ہے تو کفر ہے اور اگر طرح
 نام درست ہے مہرہ یا منکہ وغیرہ گلے میں یا اور کہیں باندھنا لیکن تعویذ جہیں کچھ اسمائے
 الہی ہوں باندھنا درست ہے لیکن اس کا نکالنا بچا نہ اور شیباب اور صحبت کے وقت ضرور
 ہے اور اگر کچھ پردہ و موم وغیرہ سے کر لے تو ایسی حالت میں بھی ہمراہ رکھنا اس کا روایہ
 (۲۰) جس چیز سے زینت کرنا منع ہے اس سے بناؤ کرنا یا کرنا جیسے گودا گودا یا یہ حرام
 ہے لعنت کی ہے اللہ کے گودے اور گودے والے پر اور یہی حکم ہے بالوں میں
 بال جوڑنے کا اور سفید بال اکھاڑنے کا اور بھوئیں بنانے کا اور خضاب خوب سیاہ کرنے کا
 اور خضاب ہو رانہا ہی خاکہ درست ہے اور زینت کے واسطے پیش دنیاں میں کسی طرح کی
 تغیر کرنی بھی منع ہے (۲۱) روایہ میں ہے کہ ترمذی اور شافعی رحمہما اللہ نے
 حضرت یزید بن ابی رستم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ علیہ وسلم نے جوڑنے
 موچھیں وہ ہمارے گروہ ہیں سے نہیں اور حد لینے موچھوں کی یہ ہے کہ مشن ہوں کے رکھے
 (۲۲) ولیمہ نہ کرنا ولیمہ کہتے ہیں اس کھانے کو کہ دولہ کہلا دے اپنے دوستوں کو بعد
 نکاح کے یہ سنت ہے اور اس کو نہ کرنا مکروہ ہے پھر جیسا مقدور ہو لیا کھانا کر دے۔
 (۲۳) شمع جیسا جیسا جھوٹے ہاتھ بیٹھ یا کسی اور چیز میں ہاتھ بہرے سو رہنا یہ نہایت
 زہرناک ہے اور آدھی آدھی میں خطایا ہے بعضی دفعہ شیطان چاٹتا ہے اور کسی

اس بتلا کر دیتا ہے۔ اور برص بھی اس سے بری ہو جاتی ہے اور اوندھا سونا بھی مسخ سے کہ
 دوزخوں کی ہے اور منبر سے اس چھت پر سونا کا ٹھنڈا برسی لاندہ نہیں۔ مروی ہے کہ اگر منبر
 سے نیند میں گر کر مر جائیگا تو اکارت مرا کچھ درجہ نہیں یعنی ایسے نفس کو آپ اراہم اس
 میں بے فائدہ کھانا مال لینے ساتھ رکھنا۔ مروی ہے کہ فرشتے رحمت کے ان دونوں کے ساتھ
 نہیں آتے۔ اور اگر کچھ ضرورت ہو تو درست ہے۔ اور حرام ہے غارت کو بدولت مقرر کے سفر کرنا
 اور کروہ سے سواری کی لپیٹ پر بڑی دیر کھڑے رہنا اگر کچھ کام ہو تو اتر بیٹھے اور یہی حکم
 رکھتا ہے ایک یا دو کو سفر کرنا تین ہوں تو خوب ہے مروی ہے کہ وہ تک شیطان سامعہ ہوتا
 ہے جب تین ہو جاتے ہیں تو شیطان ان کے پاس نہیں چھٹکتا۔ اور ضرور ہے سفر میں ایک کے ساتھ
 بنانا اور دوسروں کو اس کی اطاعت کرنا اور اگر اس طرح نہ کرے تو منوع ہے اور نا درست ہے
 حج یا تجارت وغیرہ کے واسطے سفر دیا کا کرنا اگر طوائف کے وقت اگر علاج بچنے کا کر سکتا ہے
 تو درست ہے۔ (۲۴۴) بداد پر کھانے مسجد میں جانا یہ مکروہ و تنبیہ ہے۔ مروی ہے کہ حضرت
 علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہ فرمایا آپ نے جو شخص اس بیازگن نامولی کا دے تو ہم سے
 کنارے ہے اور اپنے گہر بیٹھا رہے اور اسی میں داخل ہے جہنم پتہ کہ تو اس کی کچھ بیاز
 سے کم نہیں ہوتی (۲۴۵) فرض واجب سنت جو اسکے ذمہ ہیں انکو ادا کرنا اس سے بہر وقت گناہ
 کا جو چھ سر پر رہتا ہے اور سب سے زیادہ رو سیاہی ہے نماز کو عذر ترک کرنا اور گناہ کبیرہ اس
 سے بڑا کبیرہ ہے۔ بعض اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تارک الصلوٰۃ کو کافر کہتے ہیں۔ ان میں
 سے ہیں حضرت عمر خطاب اور ابن مسعود اور ابن عباس اور معاویہ بن جبل اور جابر اور ابوالدرداء
 رضی اللہ عنہم جمعین۔ اور بعض تابعین اور متابعین بھی تارک الصلوٰۃ کو کافر کہتے ہیں ان
 میں سے ہیں امام احمد بن حنبل اور ابو داؤد وادعیدہ ابن مبارک اور ابان بن نجی اور حاکم ابن عیینہ اور
 ابوالیوب سختیانی رحمہم اللہ علیہم جمعین اور جماعت کو فرض کہا ہے اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ
 علیہ جماعت کو واجب فرماتے ہیں اور تعدیل ارکان نہ کرنا اور سیدھی صفت نہ بنانا اور امام

پہلے اذکار نماز کے کیا اور رمضان میں بے غدر و دوسرے نہ رکھنا یا تراویح بحجاعت و ختم قرآن
 نہ پڑھنا اور عتکاف نہ کرنا یہ سب اذیتیں میں حرام یا مکروہ اور مساو اک جھوٹ و نیا بھی مکروہ تحریمیہ
 اولیٰ مرتبہ کی آیت ہے کفارہ اور قضا یا نذرانہ اور باوجود غنی ہونے کے صدقہ فطر اور
 قربانی اور حج اور زکوٰۃ اور فرض ایک کسی کی ضروری کہ لے کے دوسرے ادا نہ کرنا یا وقت فرض
 ہوئے بھاد کے بھاد نہ کرنا (۲۶۱) معاملات میں موافق شریعت کے نہ کرنا یعنی بیع و شر میں سو
 کیا درست کا خیال نہ کرنا اور جب تک اس کا خیال نہ ہو اکل حلال حاصل نہیں ہونیکا اور جب تک
 اکل حلال نہیں صفائی قلب بھی حاصل نہیں اور اتفاقاً اور رد خدا کا سکے پاس نہیں اور معاملات
 میں درست ہونا بڑا جزوقویٰ کا ہے جس میں یہ نہیں کیسا ہی وزہ نماز کرتا ہو اسکو متقی نہیں
 کہیں گے بلکہ روسیادہ دونوں جہان کا ہے۔ پس چاہئے کہ ایسے مسئلہ سیکھنے ہر شخص پر
 جیسا نماز روزہ فرض ہے لیں میں کے مسئلہ اور ان پر عمل کرنا بھی فرض ہے۔ ہوا سٹے کہ
 اس سے کوئی شخص خالی نہیں گزرا میں ہم بھی اچھا نہیں کہ ہر چیز میں پوچھ پانچھ اور تحقیق
 رکھے بلکہ ظاہر جس چیز میں خرابی دیکھی اُس سے بچیں اور بُرا جانے اور اگر ظاہر میں اسکو خبر نہ ہو
 تو حلال جانے پہلی طریقہ صحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور سلف کے صوفیہ کرام کا۔
 (۲۶۲) کسی کی انگٹ توڑا کے آپ گرتی آگے دختر والا اول مرتبہ سے راضی نہ تھا اور پرتا
 تھا کہ کوئی اور سٹے تو مرتبہ کر دل اس صورت میں پیغمبر م دوسرا نے تو درست ہے (۲۶۸) میں
 اسورت یاد کر کے بھولنا۔ فرمایا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھائے گئے جو گونا گویا میری امت کے
 ہیں نہ دیکھا میں نے بڑا گناہ قرآن یا سورت بھولنے سے (۲۶۹) کچھ چیز کسی کو دیکے پھر لینی
 فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایسا شخص کتاب ہے کہ قے کر کے کھا لے (۲۷۰)
 کتابے ضرورت پالنا۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کتابے فائدہ پایے تو گھٹنا چلا
 جاتا ہے تو اب اس کی نیکیوں کا ہر روز اور اگر شکار کے لئے یا اور کسی ضرورت کے لئے پالا ہے
 اور درست ہے اور ضرورت کا پالنا صحابہ کے واسطے ہوتا ہے اور یہی طرح منع ہے کہ کوئی جاننا

بلے اور یوہیں اُس کو چھوڑ دے لوگوں کو سستا ہوا (۱۳۱) شمع یا چیلغ قبروں پر لٹا دیا
 قبروں کے بیچ میں مسجدیں بنائے بعثت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن لوگوں کو (۱۳۲)
 عورت بے نماز کو اپنے گھر میں رکھنا بلکہ ایسی عورت کو جو بعد نصیحت کے بھی نہ ملے اسے بے
 حجاب کر کے فرمایا امام ابوحنیفہ کسیر نے کہ مہر بچانا خاوند کے ذمہ میرے نزدیک اتنی خرابی نہیں
 جتنی کہ یہ خرابی ہے کہ حشر کو بے نماز عورت اُس کے ساتھ ہو (۱۳۳) قرآن شریفہ اکثر تیس
 شریعت کا تکیہ کرنا اِن پر ٹھینا یہ منع ہے کہ بے ادبی ہے اور اگر محافظت کے واسطے یہ کام کر
 تو درست ہے اور جس کپڑے پر اس کا الہی یا آیت لکھی ہے اُس پر ٹھینا یا ایسے رومال سے نہ
 پوچھنا یا ایسے کاغذ کی تہلی یا پوریا بنانا اور ان میں کچھ رکھنا درست نہیں (مجم ۱۳۴) باجے کی
 آواز گہر میں رکھنا یہ بھی منع ہے اگرچہ آنکھوں پر سے (۱۳۵) جو مسائل سمجھ میں سوال کرتا ہے
 اور صفوں کو چکر لگاتا ہے اور نمازیوں کے آگے سے گزرتا ہے اور حرمی معلوم ہوتا ہے
 اُس کو اس وقت کچھ دینا یہ منوع ہے اور اگر ایسے کام جو اوپر گزرنے نہیں کرتا اور محل معلوم
 ہوتا ہے تو اُس کو وہاں بنا درست ہے اور نا درست ہے ایسے شخص کو دنیا کہ گناہ کی جگہ حرم
 کرے (۱۳۶) برتن اُس خیر کا جو پہولے سے اکیس میں بدلی جاوے جیسے موبلی کے گہر کا کپڑا
 مجلسوں میں جو یا لائٹھی وغیرہ پہلے جاوے تو انکا برتنا درست نہیں اگرچہ اکیس خبر بھی ہو گئی ہو
 اور جو برستی بے رضا بالغ کے بھلاؤ ٹھہر کر کچھ خریدے یا حاکم نے بھلاؤ ٹھہرا اور مالک کی
 رضا نہیں ایسی خبر کو برتنا درست نہیں اور حاکم کے مخرج کا حیلہ یوں ہے کہ بالغ سے اول
 کہے کہ جس طرح ہو تیرا دل چاہے ہے پہر اُس سے خریدے اس حیلہ سے استعمال اُس خیر کا
 ہو جاتا ہے اور نا درست ہے اول کچھ نقدی بقال پاس رکھوانے یہ ہر فترہ رفتہ اُس سے نہ ہوا
 یا نقدی لیتے جانا اور اگر اسی طرح رکھے کہ یہ امانت ہے جو چھپی طرح رکھے گا پہر بھی جانی رہے
 تو تیرے ذمہ نہیں تو درست ہے (۱۳۷) جانوروں پزندہ وحشی کا پختروں میں پلانا اگر
 ہے جو بد کو بہر سبب حال تقویٰ کا تھا اور گھیر لیا اسے بطور ختمہ کے کھرا لا تقویٰ کو بلکہ

ہے کہ سب مال فقیر کے کا اجمالاً اور بعضاً تفصیلاً آگیا ہے۔ میں اسے سالک راہ طریقت کے اگر تو
 ان ممنوعات کو چھوڑ دیکھا اور حکموں شریعت پر پلے گا تو سستی ہو جائے گا۔ اور تحت تقوسے پر شاہ
 کھانہ لگا اور یوں خیروں کے مخالف ہو گیا وہ شاہ نہیں بلکہ دنیا کا کٹا اور امیروں دنیا کا گدھا ہے۔
 یہ کہ جس کے دام میں است آنا فرود ہو شیا کہ ایک حرف نصیحت کا ہے کافی ہے کافی نہیں نادان کو تو
 نہر سالانہ اور چونکہ یہ رسالہ مختصر ہے تفصیل تقویٰ کی گنجائش نہیں رکھتا اور تفصیل اس کی نہایت مشکل
 ہے عمدہ اسکا امام مسند خراسانی قدس اللہ سرہ پر تمام ہوا اور صاحب طریقہ محمدیہ خیراۃ اللہ احسن جزائے
 بھی قریب تفصیل کے گیا ہے اور اکثر مطالب اس کتاب کے اسی سے نکال کر بیان کئے
 گئے ہیں اس واسطے ایک بیت پڑھ کر کیا جاتا ہے جو اس پر عمل کرے گا باو شاست تقوسے کا مالک
 ہوگا اور عذاب غلاب اور غضب حکم الہا کہیں سے بچے گا اور خرابی دنیا اور فقر اور آخرت سے مومن
 رہے گا اور قیمت پروردگار کی اور دخول ابدی جنت کا پائے گا وہ یہ ہے اول کسی دلی کی توجہ
 ان کر کہ یہ پیر جو کرے تو اپنے خدا کی رضا سے کہ میں خواصہ تقویٰ اسی کا نام ہے نصیب
 اسے اللہ تعالیٰ ہوگا اور سب طالبوں کو ہو الوفی والمعین واللہ اعلم بالصواب۔ اور ولف
 سلی ماہ بیع الاول مشاہدہ ہجری میں تمام ہوئی اللہ تعالیٰ فائدہ دے اس سے عام کو اور ثواب
 نصیب کرے مولف گنہگار محبت متین محمد حافظ الدین کو فاضل احب الصالحین وکنت
 سیدہ کمال اللہ یزنی صلاۃ آمین یا رب العالمین۔ آمین یا رحمن الرحیم آمین۔ یا غفر
 الرحیم یغفر ذنوبک وکرمک ووسعیک حبیبک محمد بنی الرحمة واللہ العاظمین اللہم
 صل علی سیدنا محمد وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین علی خلقک ورضی نفسہا ورضی عنہا
 وعلیٰ کلکلماتک الحمد لله رب العالمین والعاقلین آمین آمین آمین

تمام شد
 مکتبہ

